SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES

TAMIR -E- SIASAT

تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com **ایڈیٹران چیف :قاضی مخدوم**

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:09 / Issue : 53 Friday 16th October 2026 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۵۳ رمورخہ ر ۱۶ را کتوبر ۲۰۲۶ء، بروز جمعہ، ۴ر جمادی الاول ر ۱۴۴۸ھ، قیمت ۲ر روپے، صفحات: ۴

'شہریت کا فیصلہ کرنا الیکشن کمیشن آف انڈیا کا کام نہیں'

نئی دہلی: سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس ابھے ایس اوکا نے کہا ہے کہ الیکشن کمیشن کو یہ طے کرنے کا اختیار نہیں ہے کہ کوئی شخص ہندوستانی شہری ہے یا نہیں۔ انہوں نے سپریم کورٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ووٹر لسٹوں کے ایس آئی آر کی آئینی حیثیت برقرار رکھنے سے متعلق اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کرے۔ جسٹس اوکا کے مطابق ایس آئی آر کے طریق کار میں کئی اہم قانونی سوالات موجود ہیں۔ ان میں انیومریشن فارم نہ بھرنے پر ووٹر کا نام حذف کرنا، تمام انتخابی حلقوں میں بیک وقت نظرثانی کرانا اور ووٹر رجسٹریشن کے لیے استعمال ہونے والے فارم-۶ ر اور فارم-۸ ر میں اضافی اعلانات شامل کرنا شامل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ الیکشن کمیشن کو قانون سے تجاوز کرتے ہوئے کسی ووٹر کا نام حذف کرنے یا اس کی شہریت کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں دیا جا سکتا۔ 'لائیولا' کی ۱۴ ر اکتوبر ۲۰۲۶ء کو شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق جسٹس اوکا نے بی بی سی مراٹھی کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں یہ باتیں کہیں۔ انہوں نے خصوصی طور پر مئی ۲۰۲۶ء میں سپریم کورٹ کے اس فیصلہ پر نظرثانی کی ضرورت پر زور دیا، جس میں ایس آئی آر کی آئینی حیثیت کو برقرار رکھا گیا تھا۔ جسٹس اوکا نے سپریم کورٹ کے فیصلہ پر نظرثانی کی ایک اہم وجہ عوامی نمائندگی ایکٹ ۱۹۵۰ء کی دفعہ ۲۱ ر (۲) کو قرار دیا۔ ان کے مطابق اس دفعہ کے تحت ووٹر لسٹ کی گہری نظرثانی ایک وقت میں کسی ایک انتخابی حلقہ کیلئے کی جا سکتی ہے۔

دہلی پولیس کو لگتا ہے، اس استحصال سے ہم ڈر جائیں گے

سنسد مارگ تھانہ کے باہر نوجوانوں پر کارروائی سے کانگریس ناراض

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس کا کہنا ہے کہ این ایس یو آئی کے ساتھیوں کے ساتھ ہوئی بربریت کو 24 گھنٹے گزر چکے، لیکن پولیس ایف آئی آر درج نہیں کر رہی۔ ایف آئی آر کا مطالبہ کرنے والے نوجوانوں کے ساتھ پولیس نے بدسلوکی کی۔ دہلی میں جمعرات کی دیر شب سنسد مارگ تھانہ کے باہر زبردست ہلچل دیکھنے کو ملی۔ این ایس یو آئی اور انڈین یوتھ کانگریس کے لیڈران وکارکنان اس تھانہ کے باہر این ایس یو آئی کی خاتون کارکنان سے مبینہ مار پیٹ کے معاملہ میں ایف آئی آر کا مطالبہ کرتے ہوئے مظاہرہ کیا، جس میں این ایس یو آئی صدر ونود جاکھڑ اور انڈین یوتھ کانگریس صدر اودے بھانو چب سمیت کئی طلبا لیڈران ونوجوانوں کو حراست میں لیے جانے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ این ایس یو آئی کے ذریعہ سنسد مارگ تھانہ پہنچ کر ایف آئی آر درج کرانے کا مطالبہ کیے جانے اور ان کے ساتھ دہلی پولیس کی کارروائی پر کانگریس نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ کانگریس نے ونود جاکھڑ اور اودے بھانو چب جیسے یوتھ لیڈران کو حراست میں لیے جانے سے قبل کی گئی اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا کہ ''دہلی پولیس کو لگتا ہے، اس استحصال سے ہم ڈر جائیں گے۔'' پارٹی کا کہنا ہے کہ ''این ایس یو آئی کی طالبات کے ساتھ جو بربریت کی گئی، اس کے لیے ایف آئی آر تو لکھنی ہی ہوگی۔ ملک آئین سے چلے گا، نریندر مودی اور شاہ کے حکم سے نہیں۔'' کانگریس نے یہ عزم بھی ظاہر کیا کہ ''نہ ڈرے ہیں، نہ ڈریں گے، انصاف لے کر رہیں گے۔'' ایک دیگر سوشل میڈیا پوسٹ میں کانگریس نے لکھا ہے کہ ''این ایس یو آئی کے ساتھیوں کے ساتھ ہوئی بربریت کو 24 گھنٹے گزر چکے ہیں، لیکن پولیس ایف آئی آر درج نہیں کر رہی۔ جب ایف آئی آر کے مطالبہ کو لے کر این ایس یو آئی صدر ونود جاکھڑ نوجوان ساتھیوں کے ساتھ سنسد مارگ تھانہ کے باہر دھرنے پر بیٹھے تو ان کے ساتھ بدسلوکی کی گئی۔''

اسلام قبول کرنے سے مسلم پسماندہ طبقے کا ریزرویشن نہیں ملے گا: سپریم کورٹ

نئی دلی: سپریم کورٹ نے جمعرات کو تمل ناڈو حکومت کی اپیل خارج کرتے ہوئے واضح کیا کہ مذہب تبدیل کرنے سے پہلے کسی شخص کی سماجی حیثیت خود بخود اس کے نئے مذہب میں کسی مخصوص پسماندہ برادری کی رکنیت کی بنیاد نہیں بن سکتی۔ جسٹس پرشانت کمار مشرا اور جسٹس شری چندر شیکھر پر مشتمل بنچ نے کہا کہ سابقہ سماجی نظام میں پائی جانے والی پسماندگی کو محض تبدیلیٔ مذہب کی بنیاد پر نئے سماجی نظام میں منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ ہندو سماجی نظام سے غیر ہندو سماجی نظام میں داخل ہونے والا شخص آئین کی دفعہ ۱۶ (۴) کے تحت صرف اپنی سابقہ ذات سے وابستہ سماجی پسماندگی کی بنیاد پر ریزرویشن کے فوائد کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ بنچ کے مطابق، اسلام قبول کرنے سے کوئی شخص خود بخود تمل ناڈو کی فہرست میں شامل کسی مسلم پسماندہ برادری کا رکن نہیں بن جاتا۔ اس کے لیے متعلقہ برادری کی قانونی رکنیت اور مقررہ شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے۔ یہ مقدمہ تمل ناڈو حکومت کے ۹ ر مارچ ۲۰۲۴ء کے حکم نامے نمبر ۳۱ ر سے متعلق تھا۔ ریاستی حکومت نے تمل ناڈو بیک ورڈ کلاسیز کمیشن کی سفارش پر یہ حکم جاری کیا تھا، جس کے تحت پسماندہ طبقات، انتہائی پسماندہ طبقات، ڈی نوٹیفائیڈ کمیونٹیز اور درج فہرست ذاتوں سے تعلق رکھنے۔

بالی ووڈ اداکار عمران خان کو ملک چھوڑنے کا نوٹس

بالی ووڈ اداکار اور عامر خان کے بھانجے عمران خان 10 اکتوبر کو ممبئی کے 'اگست کرانتی میدان' میں ہونے والے جین-زی کے احتجاج میں شامل ہوئے تھے۔ اس معاملہ میں گزشتہ روز اداکار پر امیگریشن قوانین کی خلاف ورزی کا الزام عائد کرتے ہوئے ممبئی پولیس نے انہیں ملک چھوڑنے کا نوٹس بھیجا تھا۔ عامر خان کی سابق اہلیہ کرن راؤ نے اس تعلق سے اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ کرن راؤ نے اپنی انسٹاگرام اسٹوری پر ایک پوسٹ شیئر کی ہے۔ اس پوسٹ میں بتایا گیا ہے کہ بالی ووڈ اداکار کو اکتوبر کے آخر تک ملک چھوڑنے کے لیے کہا گیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ الیکشن کمیشن کے سربراہ کے خلاف ایک احتجاج میں شامل ہو کر انہوں نے امیگریشن قوانین کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس پوسٹ کو شیئر کرتے ہوئے کرن نے طنزیہ انداز میں لکھا ہے ''واہ، اب ممبئی پولیس بھی؟'' اس معاملے پر مزید ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کرن نے عمران کا دفاع کیا اور کہا کہ ''43 سال کی عمر، ان میں سے 40 سال ہندوستان میں گزارے۔ یہیں تعلیم حاصل کی، یہیں کام کیا۔ یہیں کامیابی حاصل کی۔ یہیں ناکامی دیکھی۔ یہیں محبت کی۔ یہیں جدوجہد کی۔'' اس نوٹس سے اختلاف ظاہر کرنے والی کرن راؤ تنہا نہیں ہیں۔ رتک روشن کی ساتھی صبا آزاد نے بھی اس واقعہ پر سخت اپنا ردعمل ظاہر کیا ہے۔ نوٹس کے بارے میں ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے انہوں نے لکھا، ''کیا؟ یہ سراسر بکواس ہے۔'' بہرحال، عمران خان اس نوٹس کے خلاف بامبے ہائی کورٹ جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ انہیں ایک نوٹس ملا ہے، جس میں 28 اکتوبر تک ملک چھوڑنے کے لیے کہا گیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) کے خلاف جاری احتجاج کی حمایت میں حصہ لے کر 'امیگریشن اینڈ فارینرس ایکٹ' کے ضوابط کی خلاف ورزی کی ہے۔ امریکی شہری عمران خان، ایم جے جے ایم لیگل کے اپنے وکیل ذوالفقار میمن کے ذریعے جمعہ یا پیر تک ہائی کورٹ میں عرضی دائر کر سکتے ہیں۔ عمران خان کے وکیل کا کہنا ہے کہ قوانین او سی آئی (اوورسیز سٹیزن آف انڈیا) کارڈ رکھنے والوں کو احتجاج میں حصہ لینے سے نہیں روکتے۔ عرضی میں ممبئی پولیس کے اس نوٹس کو 'انتہائی سخت' قرار دیا گیا ہے، جس میں 43 سالہ اداکار کو 28 اکتوبر تک ملک چھوڑنے کے لیے کہا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق عمران خان کے پاس امریکی شہریت ہے اور ان کے پاس 'اوورسیز سٹیزن آف انڈیا' (او سی آئی) کارڈ بھی ہے۔

بھونیشور کمار کو ملی خوشخبری، ویسٹ انڈیز کے خلاف پانچویں اور آخری ٹی-20 میچ کے ہندوستانی ٹیم میں شامل

ویسٹ انڈیز کے خلاف کھیلی جا رہی پانچ میچوں کی ٹی-20 سیریز کے پانچویں اور آخری مقابلے سے عین قبل ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے تیز گیند بازی خیمہ میں بڑی تبدیلی کا اعلان کیا گیا ہے۔ بائیں ہاتھ کے تیز گیند باز عرشدیپ سنگھ کے گیند بازی والے کندھے میں چوٹ لگ گئی ہے، جس کو دیکھتے ہوئے ہندوستانی مینس سینئر سلیکشن کمیٹی نے تجربہ کار سوئنگ گیند باز بھونیشور کمار کو بنگلورو میں ہونے والے آخری ٹی-20 میچ کے لیے قومی اسکواڈ میں شامل کر لیا ہے۔ یہ بھونیشور کمار کے لیے بہت بڑی خوشخبری ہے، کیونکہ وہ تقریباً 4 سالوں سے ہندوستانی ٹیم سے باہر چل رہے ہیں۔ نیوزی لینڈ دورہ کے لیے ہندوستانی اسکواڈ میں انھیں شامل ضرور کیا گیا ہے، لیکن اچانک ویسٹ انڈیز کے خلاف ان کے انتخاب نے کئی لوگوں کو حیران کر دیا ہے۔

ستیش چوہان کی کامیابی پر مہر ثبت کرنے کے لیے ووٹرز جلسہ

عام میں کثیر تعداد میں شرکت کریں: ایڈووکیٹ راجیشور چوہان

نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اتائی پوار، وزیر پنکجا منڈے اور سابق وزیر دھننجے منڈے کی موجودگی میں بیڑ میں عظیم الشان جلسۂ عام

بیڑ، 16 اکتوبر (نمائندہ): مراٹھواڑہ گریجویٹ حلقہ انتخاب سے مہایوتی کے باضابطہ امیدوار ستیش چوہان کی انتخابی مہم کے سلسلے میں ہفتہ، 17 اکتوبر کو دوپہر 12 بجے رام کرشن لانز، کینال روڈ، بیڑ میں ایک عظیم الشان جلسۂ عام منعقد کیا جائے گا۔ اس جلسے سے ریاست مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اتائی اجیت پوار، وزیر برائے مویشی پروری پنکج تائی منڈے، سابق وزیر دھننجے منڈے سمیت مہایوتی کے سرکردہ رہنما خطاب کریں گے۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے ضلعی صدر ایڈووکیٹ راجیشور چوہان نے بیڑ ضلع کے تمام گریجویٹ ووٹروں سے اپیل کی ہے کہ وہ ستیش چوہان کی کامیابی کو یقینی بنانے کے لیے اس جلسے میں کثیر تعداد میں شرکت کریں۔ مراٹھواڑہ گریجویٹ حلقہ انتخاب کے پس منظر میں مہایوتی کے امیدوار ستیش بھانو داس راؤ چوہان کی انتخابی مہم کے لیے منعقد ہونے والے اس جلسے میں نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اتائی اجیت پوار بحیثیت مہمانِ خصوصی رہنمائی کریں گی۔ اس موقع پر وزیر برائے مویشی پروری اور بی جے پی کی رہنما پنکج تائی منڈے، سابق وزیر و رکن اسمبلی دھننجے منڈے، رکن اسمبلی پرکاش سولنکے، رکن اسمبلی سریش دھس، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے ریاستی جنرل سکریٹری امر سنگھ پنڈت، رکن اسمبلی وکرم کالے، رکن اسمبلی ثنا ملک، رکن اسمبلی وجے سنگھ پنڈت، رکن اسمبلی نمیتا مندڑا، سابق رکن اسمبلی بھیم راؤ ڈھونڈے، سینئر رہنما رمیش راؤ آڈسکر، سابق رکن اسمبلی سنجے دوند، بالا صاحب آج بے، راجندر جگتاپ، میئر پریم لتا تائی پاروے، ڈاکٹر یوگیش کشیر ساگر، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے ریاستی او بی سی سیل کے صدر کلیان راؤ آکھاڑے، سماجی انصاف سیل کے ریاستی صدر سنیل مگھرے، بی جے پی کے ضلعی صدر شنکر راؤ دیشمکھ، شیوسینا کے ضلعی سربراہ انیل جگتاپ، سچن مولک، چندرکانت نولے سمیت مہایوتی کے دیگر رہنما بھی موجود رہیں گے۔ ایڈووکیٹ راجیشور چوہان نے کہا کہ مراٹھواڑہ گریجویٹ حلقے میں مہایوتی کے امیدوار ستیش چوہان کا مضبوط عوامی رابطہ ہے۔ انہوں نے اب تک گریجویٹ طبقے کی نمائندگی کرتے ہوئے قانون ساز کونسل میں جو کام انجام دیے ہیں، ان کی تفصیلات ووٹروں کے سامنے پیش کی ہیں۔ انہیں مراٹھواڑہ کے گریجویٹ طبقے کے مسائل کے ساتھ دیگر عوامی مسائل کا بھی بخوبی علم ہے۔ ان کی کامیابی کے لیے مہایوتی کے تمام عہدیداران متحد ہو کر کوششیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ ستیش چوہان اس انتخاب میں کامیابی حاصل کریں گے۔ ایڈووکیٹ راجیشور چوہان نے گریجویٹ ووٹر بھائیوں اور بہنوں سے اپیل کی کہ وہ نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اتائی پوار کی موجودگی میں منعقد ہونے والے اس جلسۂ عام میں ہزاروں کی تعداد میں شرکت کر کے امیدوار کی کامیابی کے لیے اپنی حمایت کا اظہار کریں۔

۱۷ر اکتوبر کو ممبئی میں سرسید ڈے تقریب کا انعقاد

عمران پرتاپ گڑھی صدرِ تقریب، سنیل ٹٹکرے مہمانِ خصوصی اور پروفیسر فیضان مصطفیٰ کلیدی مقرر ہوں گے

ممبئی، 15 اکتوبر (یو این آئی): علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ایلومنائی ایسوسی ایشن، ممبئی چیپٹر کے زیرِ اہتمام سرسید احمد خاں کی تعلیمی و اصلاحی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے سرسید ڈے کی تقریب ہفتہ، 17 اکتوبر کو شام 7 بجے اسلام جمخانہ، میرین لائنز میں منعقد ہوگی۔ تقریب میں سرسید کے تعلیمی مشن اور فکری ورثے کی عصری معنویت کو اجاگر کیا جائے گا۔ ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری رئیس احمد کے مطابق تقریب کی صدارت رکنِ راجیہ سبھا عمران پرتاپ گڑھی کریں گے، جبکہ لوک سبھا کی قائمہ کمیٹی برائے پٹرولیم و قدرتی گیس کے چیئرمین سنیل دتاترے ٹٹکرے مہمانِ خصوصی ہوں گے۔ چندر شیکھر آزاد نیشنل لا یونیورسٹی، پٹنہ کے وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) فیضان مصطفیٰ کلیدی مقرر کی حیثیت سے خطاب کریں گے۔ تقریب کے انعقاد میں خازن وجیہ الدین اور زبیر رضوی نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ دونوں ماضی میں بھی ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں اور سرسید ڈے کی تقریبات کے انعقاد میں سرگرم رہے ہیں، جس سے سرسید کے تعلیمی و اصلاحی مشن کو آگے بڑھانے کی کوششوں کو تقویت ملی ہے۔ سرسید احمد خاں نے جدید تعلیم کے فروغ اور مسلمانوں میں علمی شعور بیدار کرنے کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں۔ ان کے تعلیمی مشن اور اصلاحی افکار کو نئی نسل تک پہنچانا اور تعلیم و تحقیق کی اہمیت اجاگر کرنا اس تقریب کا بنیادی مقصد ہے۔ رئیس احمد نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق طلبہ، دانش وروں، تعلیمی و سماجی شخصیات اور سرسید کے افکار سے دلچسپی رکھنے والے افراد سے تقریب میں شرکت کی اپیل کی۔

ضلع کلکٹر وویک جانسن کے ہاتھوں کینسر کی جانچ

کے لیے موبائل میڈیکل یونٹ کا افتتاح

سن فارما اور سائی دھام فاؤنڈیشن کے 'سنکلپ کینسر اسکریننگ پروجیکٹ' کو ملی تقویت

بیڑ، 16 اکتوبر (ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس): دیہی علاقوں کے شہریوں کو ان کے گاؤں میں ہی کینسر کی جانچ کی سہولت فراہم کرنے کے مقصد سے سنکلپ کینسر اسکریننگ پروجیکٹ کے تحت موبائل میڈیکل یونٹ کا افتتاح ضلع کلکٹر دفتر کے احاطے میں کیا گیا۔ ضلع کلکٹر وویک جانسن نے موبائل میڈیکل یونٹ کا افتتاح کرتے ہوئے ہری جھنڈی دکھائی اور گاڑی کو روانہ کیا۔ اس موقع پر ضلع صحت افسر ڈاکٹر الہاس گنڈال، پاٹودا کے تعلقہ صحت افسر ڈاکٹر نریندر کاسٹ، سن فارما کے سومناتھ داداس، سائی دھام فاؤنڈیشن کے چیف ایگزیکٹیو افسر سپنیل شرساٹھ، پروجیکٹ کوآرڈینیٹر وبھو دت نگرے اور پرسنل اسسٹنٹ گریش موہیکر موجود تھے۔ یہ اہم پروجیکٹ سن فارما لیبارٹریز لمیٹڈ کے کارپوریٹ سماجی ذمہ داری (CSR) فنڈ اور شرڈی کی سائی دھام فاؤنڈیشن کے اشتراک سے چلایا جا رہا ہے۔ اس منصوبے کے تحت ضلع بیڑ کے پاٹودا اور شیرور کاسار، ان دو تعلقوں کے دیہی علاقوں میں مرحلہ وار کینسر کی جانچ کے کیمپ منعقد کیے جائیں گے۔

Friday 16th October 2026

بروز جمعہ، ۱۶/اکتوبر ۲۰۲۶

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

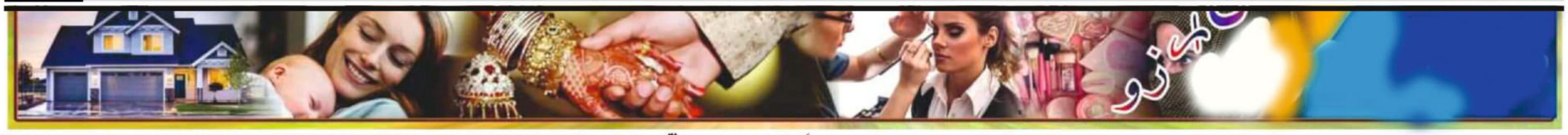

قیصر محمود عراقی

گھر اینٹوں، مٹی اور گارے سے بنی چیز کا نام نہیں بلکہ اس میں پیار، محبت، اخوت اور رواداری کے رشتے باہمی طور پر مل کر گھر کی تشکیل کرتے ہیں۔ اس گھر میں بسنے والوں کے دکھ سکھ ایک ہوتے ہیں اور یہاں پرورش پانے والے بچوں میں بھی اسی جذبے کو پروان چڑھایا جاتا ہے کہ گھر رشتوں سے بنتے ہیں۔ لیکن ہمارے یہاں بدقسمتی سے بچوں کو پرورش کرتے وقت انہیں گھریلو رشتوں کے احترام کی تربیت تو دی جاتی ہے لیکن یہ تربیت صرف اپنے گھر کے لیے ہی مخصوص ہوتی ہے۔ خاص طور پر لڑکیوں کی تربیت میں اگلے گھر یعنی سسرال میں رہنے کے طور طریقے بالکل نہیں سکھائے جاتے۔

جب تک کوئی لڑکی میکے میں ہوتی ہے تو لاڈ پیار کے باعث بے فکری کی زندگی ہوتی ہے۔ ازدواجی زندگی کے اسرار و رموز اس پر شادی کے بعد ہی کھلتے ہیں۔ ہم اس کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ جس طرح کسی بھی شخص کی عادت اور خیالات میں ترتیب کسی مکتب یا تربیتی ادارے میں ممکن ہوتی ہے، بالکل اسی طرح ہر لڑکی کو زندگی بہترین ڈھنگ سے گزارنے اور معاملات سے بہتر طور پر نمٹنے کا ہنر سسرال میں سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

عورت کا اصل گھر سسرال یا شوہر کا گھر ہی ہے جہاں وہ زندگی کی اونچ نیچ کا مقابلہ کرنا سیکھتی ہے۔ والدین کی محبت اپنی جگہ مسلمہ حقیقت ہے، وہ اپنی بچی کو زیادہ سے زیادہ سکھ دینا چاہتے ہیں۔ ان کے لاڈ پیار کے نتیجے میں لڑکی سمجھتی ہے کہ زندگی بس اسی کا نام ہے اور بے فکری کی زندگی گزارنا اس کا بھرپور حق ہے۔ وہ اپنے آپ کو پریشانیوں اور الجھنوں میں پھنسانا نہیں چاہتی۔ یہی سبب ہوتا ہے کہ وہ بنیادی باتوں کی جانب دھیان نہیں دیتی اور پھر یہ بنیادی باتیں ہی اگلے گھر میں اس کے لیے بڑے بڑے مسائل کا پیش خیمہ بن جاتی ہیں۔

اگر سوچا جائے تو حقیقت یہی ہے کہ سسرال عورت کے لیے ایک بے مثال درسگاہ کا کام دیتا ہے۔ یہاں ساس اس کی سربراہ ہوتی ہے اور اس کی دی ہوئی ذمہ داریاں بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ ساس کی دانشمندی اور غیر جانبداری پر ہی گھر بھر کی خوشیوں اور سکون کا دارومدار ہوتا ہے۔ اکثر بہوئیں یہ شکایت کرتی ہیں کہ ساس کی سختی نے گھر بھر کو مصیبت میں ڈالا ہوا ہے۔ یہ بات بہت حد تک درست ہے کہ اکثر ساسیں اپنی انا پرستی اور استحقاق پسندی کی

وجہ سے گھر کو جہنم بنا ڈالتی ہیں کیونکہ وہ بہو اور بیٹے دونوں کو اپنی مٹھی میں رکھنا چاہتی ہیں۔ اور بس یہیں سے بگاڑ پیدا ہوتا ہے کیونکہ بیٹا اپنی مرضی سے زندگی گزارنا چاہتا ہے اور بہو کی آنکھوں میں بھی خود مختار زندگی کے سپنے ہوتے ہیں۔ ایسے میں کسی اور کی پسند کا پابند ہونا دونوں کو اچھا نہیں لگتا۔

اگرچہ سوچنے کی بات یہ بھی ہے کہ ہمارے یہاں زیادہ تر مائیں اپنے بیٹوں کی شادی کے لیے بہت بے تاب دکھائی دیتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے بیٹوں کی شادی کے لیے اپنے زیور بھی بیچ ڈالتی ہیں۔ ایسے میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شادی کے کچھ ہی دن بعد ساس بہو کو غلام کیوں سمجھنے لگتی ہے؟ اور بہو کی خاطر سب کچھ قربان کر ڈالنے کا وہ جذبہ کیوں سرد پڑ جاتا ہے؟

دیکھنے میں یہی آیا ہے کہ بعض ساسیں اتنی تنگ نظر اور بد مزاج ہوتی ہیں کہ بہو کو ہر وقت جہیز کم لانے کا طعنہ دیتی رہتی ہیں۔ جو زیور اس کی شادی کے دن ساس بڑے چاؤ سے پہناتی ہیں، وہی چوتھے دن ہی بے دردی سے اتروا لیے جاتے ہیں اور بسا اوقات تو والدین کی طرف سے دیے گئے زیورات بھی اتروا لیے جاتے ہیں۔ جہیز نہ لانے پر دیے جانے والے طعنوں سے تنگ آ کر بہوؤں کے جل مرنے یا جلائے جانے کی خبریں آئے دن اخبار کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ مگر لوگ ان کے اتنے عادی ہو چکے ہیں کہ کوئی اثر قبول نہیں کرتے اور چولہا پھٹنے کی خبر ان کے لیے ایک عام سی بات ہے۔

عام طور پر ساس کو بہو کی جو باتیں کھٹکتی ہیں وہ اس کا بناؤ سنگھار اور شوہر سے محبت ہے۔ وہ یہ بھی بھول جاتی ہے کہ کبھی وہ خود بھی اس مرحلے سے گزری تھی۔ اس کو سوچنا چاہیے کہ جب اس کے بیٹے کی شادی ہوئی تو ظاہر ہے وہ نئی زندگی شروع کرے گا۔ بات دراصل یہ ہے کہ بہو جب گھر میں آتی ہے تو ساس کو یہ بات کھٹکتی ہے کہ بیٹے کی محبت تقسیم ہو گئی ہے اور پھر یہی چیز جھگڑے کی بنیاد بن کر گھروں اور رشتوں میں دراڑ ڈالتی ہے۔

ساس بہو کے جھگڑے کوئی نئی بات نہیں۔ ہاں، اگر مرد غیر جانبدار ہے تو پھر معاملہ بہت زیادہ سنگین نہیں ہوتا ہے، لیکن اگر ایسی صورتحال نہ ہو تو بدقسمتی سے کسی ایک جانب کا جھکاؤ گھر کے شیرازے کو بکھیر دیتا ہے۔ مشرقی معاشرے میں ہر ماں کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ بیٹی جہاں جائے وہاں راج کرے، حالانکہ یہ راج والی سوچ درست نہیں کیونکہ راج کرنے یا کسی کا راج قبول نہ کرنے سے معاملات ہمیشہ بگڑتے ہیں۔ بہرحال، ہر ماں کا یہ فرض ہے کہ وہ بیٹی کو سمجھائے کہ اس کا اصل گھر اس کا سسرال ہے کیونکہ ایسے متعدد کیس سامنے آئے ہیں کہ اکثر مائیں بھی اپنی بیٹیوں کے گھر اجاڑنے کا سبب بن جاتی ہیں۔ جبکہ ماں کو چاہیے تھا کہ اگر بیٹی سسرال کے خلاف شکایتی انداز اپناتی ہے تو اس کو پیار، محبت اور نرمی سے سمجھائے کہ ساس بھی ماں جیسی تعظیم رکھتی ہے۔ جس طرح گھر میں وہ اپنے باپ، بھائی اور بہن وغیرہ کا احترام کرتی ہے، اسی طرح سسرال میں نندوں، دیوروں اور جیٹھانیوں سے حسن سلوک اختیار کرے۔ اس سے بیٹی کی ذہنی درستگی ہوگی اور وہ اپنی زندگی کو بہتر طور پر گزارنے کے قابل ہو سکے گی۔

نئی آنے والی بہو نئے گھر میں آتے ہی یہ سوچنے لگتی ہے کہ اب ہر طرف ان کا ہی راج ہوگا، جبکہ انہیں یہ چاہیے کہ اپنے رویے میں تھوڑی لچک پیدا کرے اور ساس کا بھی اتنا ہی خیال رکھے، جیسے گھر میں اپنی ماں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ بعض اوقات بہو کی تنگ نظری، سستی یا بے جا خرچ یا دیگر معاملات بھی ساس کی ناراضگی کا سبب بن جاتے ہیں۔ ایسے میں ایک پیار بھرا جملہ یا خاموشی سو جھگڑوں کا سر کچلتی ہے۔ ساس کو بھی چاہیے کہ گھر کے معاملات میں بہو کی مشاورت کا بھی خیال رکھے، اس پر اعتماد کرے اور کسی بھی معاملات پر اس کی رائے کا بھی ضرور خیال رکھے۔ اس طرح اگر ساس بہو کو عزت دے تو بہو بھی سسرال کی عزت کرنے پر خود بخود مجبور ہو جائے گی۔ ویسے یہ بالکل حقیقت ہے کہ ہر بیٹی کا سسرال ہی اس کا گھر اور حتمی ٹھکانہ ہوتا ہے، تو پھر اسے جہنم بنانے کا کیا فائدہ؟

قیصر محمود عراقی

کریگ اسٹریٹ، کمرہٹی، کولکاتا۔ ۵۸

گھریلو جھگڑے کئی قسم کے ہوتے ہیں، مثلاً میاں بیوی کا جھگڑا، باپ بیٹے کا جھگڑا، بہن بھائی کا جھگڑا، بہنوں کا آپس میں جھگڑا، ساس بہو کا جھگڑا، نند بھاوج کا جھگڑا، جیٹھانی دیورانی کا جھگڑا، دیور بھابھی کا جھگڑا، دیورانی جیٹھ کا جھگڑا اور باپ بیٹی کا جھگڑا۔

اگر ہم بات کریں میاں بیوی کے جھگڑے کی تو ان کے درمیان زیادہ تر جھگڑے کسی ڈیمانڈ کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ مثلاً بیوی کہتی ہے: "مجھے الگ رہنا ہے، میں اپنا الگ پکاؤں گی، میری آپ کے فیملی کے ساتھ بنتی نہیں" وغیرہ وغیرہ۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ جب لڑکی کی شادی ہوتی ہے تو اس کی اپنی سوچ اور کچھ خواب ہوتے ہیں، جس کی تکمیل کے لیے وہ کوششیں کرتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف اس کے گھر والے اس کو اپنی باتوں کے ذریعے اس قدر مرعوب کرتے ہیں، اور لڑکی جو سنہرے خواب دیکھ کر آتی ہے اس کا جینا دوبھر کر دیتی ہے۔ اس صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے سب سے پہلے تو ایسے خالہ خیرن (یعنی کان بھرنے والی خاتون) جیسے لوگوں سے چھٹکارا پانا پڑے گا جو لگائی بجھائی میں لگی رہتی ہیں، تب جا کر گھر آباد ہوگا۔

باپ بیٹے کا جھگڑا: زیادہ تر عارضی ہوتا ہے اور اس میں بھی کسی نہ کسی عورت کا کردار قابل غور ہوتا ہے۔ لیکن اکثر یہ جھگڑے بہت آگے نکل جاتے ہیں اور مجبوراً باپ اپنے بیٹے کو "عاق" کر دیتا ہے، اور بیٹا ہمیشہ ندامت کے آنسو روتا رہتا ہے۔

بہن بھائی کا جھگڑا: میرے دوستو! یہ رشتہ ایسا ہے کہ جتنا آپس میں لڑتے ہیں اتنا ہی پیار بڑھتا ہے۔ (اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس لڑائی کو فروغ دیا جائے)۔ یہ لڑائی عارضی ہوتی ہے۔ وقت جب دونوں میں سے کسی کا بھی پڑتا ہے تو یہ دونوں ہی کبھی منع نہیں کرتے اور ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ زیادہ تر بہنیں پیش قدمی کرتی ہوئی یہ کام سر انجام دیتی ہیں۔

بھائی بھائی کا جھگڑا: یہ جھگڑا ہمیشہ دونوں بھائیوں کی شادی کے بعد ہی ہوتا نظر آتا ہے۔ زیادہ تر ایسے جھگڑے کی پیٹھ پیچھے بھی اکثر عورت کا کردار ہوتا ہے۔ اور اگر بھائی آپس میں اتفاق کر لیں کہ ہمیں کسی قیمت پر بھی نہیں الجھنا ہے، تو عورت پریشان رہتی ہے اور تعویذ گنڈے کی طرف راغب ہو جاتی ہے کیونکہ اسے اپنی بات منوانی ہوتی ہے۔ بہنوں کا آپس میں جھگڑا: یہ جھگڑا زیادہ تر ان گھروں میں نظر آئے گا جہاں بیٹیوں کے رشتے نہیں آ رہے ہوتے اور ایسی لڑکیاں عمر کے بڑھتے ہوئے وقت کے ساتھ ساتھ چڑچڑی اور بد زبان ہو جاتی ہیں اور فوبیا جیسی بیماری کا شکار ہو جاتی ہیں۔ چاہے وہ صحت و صفائی کی بات ہو، چاہے وہ شادی بیاہ یا گھر کے روزمرہ کے کاموں کی بات ہو، ہر ایک نے اپنے آپ کو برتر ثابت کرنا ہوتا ہے۔ بسا اوقات ایک دوسرے کو کوسنا اور گالی گلوچ تک کی نوبت آ جاتی ہے۔ ہر گھر اس مسئلہ سے محفوظ رہے، بہت کڑا امتحان ہوتا ہے ماں باپ کے لیے اگر ایسا ہو۔ ساس بہو کا جھگڑا، نند بھاوج، جیٹھانی، دیورانی، دیور بھابھی، جیٹھ دیورانی کا جھگڑا: یہ تو ایسے جھگڑے ہیں کہ اگر پڑھے لکھے لوگ ایسا کرتے ہیں تو ایسے لوگ سراسر بیوقوف ہیں اور اپنی زندگی کے مزے ضائع کر رہے ہیں۔ یہ وہ رشتے ہیں کہ اگر ان میں آپس میں اتفاق ہو تو نئی نسل ایسی پروان چڑھے گی کہ لوگ مثال دیں۔

باپ بیٹی کا جھگڑا: یہ جھگڑا بہت ہی کم دیکھنے کو ملتا ہے۔ اکثر جگہوں پر نظر آئے گا جہاں ماں باپ کی عزت نہیں کی جاتی ہوگی۔ ویسے آج کل تو لوگ عزت کے لفظ ہی بھول گئے ہیں۔

لہٰذا میرے دوستو! اپنے گھروں پر توجہ دو اور نئی آنے والی نسل کو ایسا ماحول فراہم کرو کہ وہ ایک اچھے انسان بن کر آپ سب کا نام روشن کر سکیں۔ کیا خیال ہے؟ مذکورہ بالا جھگڑوں کے علاوہ بھی کوئی آفت ہوتی ہوں گی گھروں میں؟

قارئین حضرات! یہ خیال رہے کہ گھریلو جھگڑوں کے اثرات کمسن بچے خاموشی سے جذب کرتے ہیں۔ اگرچہ جھگڑے کمسن بچوں کی سمجھ میں نہیں آتے لیکن اس سے ان کی شخصیت پر جو منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں، وہ عمر بھر ان سے چھٹکارا نہیں پاتے۔ لڑائی جھگڑے، گھریلو چپقلش، نااتفاقیاں بچوں کے ذہنوں پر ان مٹ نقوش چھوڑ دیتی ہیں جس سے بچوں کی ذہنی نشوونما بھی شدید متاثر ہوتی ہے۔ بچوں پر یہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کہ آپ کے درمیان کبھی کوئی اختلاف ہی نہیں ہوا۔ اگر بچوں کے سامنے یا انہیں بیٹھ کر گھریلو اختلافی مسائل پر بحث اچھی طرح کی جائے تو بچے یہ سیکھ رہے ہوتے ہیں کہ گھریلو تنازع کو کس طرح حل کیا جاتا ہے۔

ماہرین نفسیات کا یہ بھی کہنا ہے کہ گھریلو اختلافات کو بچوں کے سامنے مثبت انداز سے حل کرنا دراصل بچوں کی بہترین تربیت ہوتی ہے اور خوشگوار زندگی گزارنے والے افراد کے بچوں کی زندگیاں بھی خوشگوار ہوتی ہیں۔ اس لیے کوشش کی جائے کہ زندگی بہتر طریقے سے گزاری جائے تا کہ بچوں کے ذہنوں میں منفی اثرات مرتب نہ ہو سکیں۔ بلاشبہ بچوں کی پہلی تربیت گاہ اس کا گھر اور گھریلو ماحول ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بچوں کی بہتر تربیت کے لیے اپنے گھر اور گھریلو ماحول کو مثبت رکھیں، کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ گھریلو جھگڑوں کا سب سے بڑا نقصان معصوم بچوں کو اٹھانا پڑتا ہے۔ جو بچے اپنے والدین کو ہر وقت لڑتے جھگڑتے دیکھتے ہیں وہ ذہنی دباؤ اور خوف کا شکار ہو جاتے ہیں، ان کی پڑھائی متاثر ہوتی ہے اور ان کی شخصیت میں چڑچڑا پن اور جارحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے ماحول میں پلے بڑھے بچے اکثر معاشرے کے اچھے شہری نہیں بن پاتے۔

دعا ہے کہ ہم سب کے تمام مسئلے حسن و خوبی کے ساتھ انجام پا جائیں، آپس میں محبت قائم رہے، خاندان خوشحال رہے اور جن بیٹے

سونے سے پہلے میک اپ صاف کریں

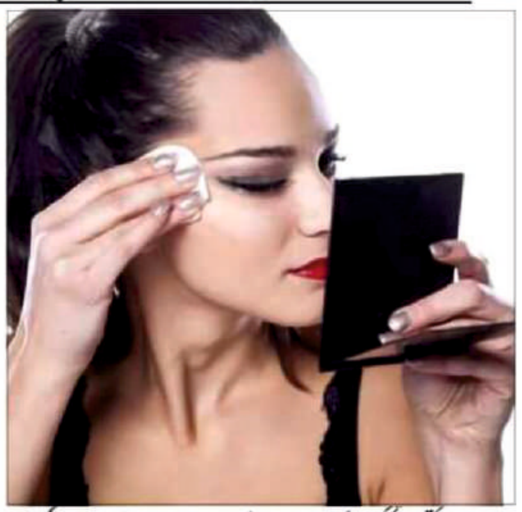

میک اپ کرنا بھی ایک غیر معمولی فن ہے۔ زیادہ تر خواتین میک اپ کی دلدادہ ہوتی ہیں فیشن کی مناسبت سے نت نئے تجربات بھی کرتی ہیں۔ وہ خواتین میک اپ تو کر لیتی ہیں مگر رات کو سونے سے پہلے وہ میک کو اپنے چہرے سے دھونا پسند نہیں کرتیں اور انہیں میں سے کچھ خواتین سستی اور تھکن کی وجہ سے میک اپ صاف نہیں کر پاتیں اور ان کی جلد خراب ہو جاتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ سونے پہلے خواہ آپ کتنی ہی تھکی ہوئی کیوں نہ ہوں میک اپ ضرور صاف کریں یاد رکھیں کہ نیند کے دوران جلد کی نشوونما کا عمل جاری رہتا ہے۔ لہٰذا میک اپ صاف کیے بغیر سونے کی غلطی نہ کریں کیونکہ جلد بھی سانس لیتی ہے اور میک اپ کی تہہ میں جلد کے مسامات سانس نہیں لے پاتے اور چہرے پر داغ دھبے بننا شروع ہو جاتے ہیں، اس لئے ضروری ہے میک اپ کے بعد چہرہ صاف پانی سے دھویا جائے تا کہ چہرے کے مسامات صاف ہو کر چہرے کی تازگی اور فریش نس کو برقرار رکھیں۔ جلد کی حفاظت اور تر و تازگی کے لئے ضروری ہے کہ میک اپ کو سونے سے پہلے صاف کریں۔

سبزیوں سے جلد کی حفاظت

وہ خواتین جن کی جلد زیادہ حساس ہو اور ان کی جلد پر کریموں یا لوشنز کا استعمال جلد کو مزید خراب کرتا ہو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی جلد اور چہرے کی حفاظت سبزیوں سے کریں۔ کیونکہ سبزیوں میں ایسے وٹامنز پائے جاتے ہیں جو جلد کی قدرتی تازگی کو برقرار رکھتے ہیں۔ گوبھی میں بے شمار معدنیات پائی جاتی ہیں جلد کی تازگی اور نشوونما کے لئے گوبھی کو تھوڑے سے پانی میں اُبال لیں پھر اسے ٹھنڈا کر کے چہرے کو دھونے کے کام لائیں۔ لیمن کا استعمال بھی سبزیوں میں ہی کیا جاتا ہے یہ بہت سی بیماریوں کی دوا تسلیم کیا جاتا ہے اسی لئے اطباء اسے اپنی ہر دوائی میں اس کا استعمال ضرور سمجھتے ہیں، یہ جلد کی صفائی بھی کرتا ہے اور اس پر موجود تیزاب کی تہہ کو برقرار بھی رکھتا ہے یہ ایک قدرتی اسٹرجنٹ ہے جو جلد کو سکڑتا ہے۔ آلو جہاں کھانے پینے کے لئے بہت مفید خیال کیا جاتا ہے بچے، بڑے اور بوڑھے کیا سبھی آلوؤں کو بہت شوق سے کھاتے ہیں اسی طرح اس سے جلد کی حفاظت بھی کی جاتی ہے، کہا جاتا ہے کہ آلو ایگزیما کے مرض میں بہت مفید ہے آلوؤں سے جلد سکڑتی ہے اور آنکھوں کی سوجن بھی دور ہوتی ہے آلو کے ٹکڑوں کو آنکھوں پر رکھیں اس سے آپ کی آنکھوں کو راحت ملے گی اور جلد بھی تر و تازہ رہے گی۔ پپیتا بھی ہر قسم کی جلد کے لئے مفید ہوتا ہے پپیتے میں ایسے انزائم (یعنی کیمیائی مادے) شامل ہیں جو جلد کے مردہ خلیوں کو ملائم کر کے انہیں جسم سے علیحدہ کرتے ہیں یہ جلد کو سکڑنے کے ساتھ ساتھ مسامات کو تنگ کرتا ہے اور اس کے گودے کو فیس ماسک کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

ارسلا خان/نئی دہلی

عزم اور مسلسل محنت کے ساتھ کوئی بھی مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس بات کو ایک بار پھر ثابت کرتے ہوئے آسام کے ضلع ہوجائی کی بیٹی نے جوڈیشل سروس کے امتحان میں کامیابی حاصل کر کے پورے ضلع کا نام روشن کیا ہے۔ محض 27 سال کی عمر میں نیل باغان کی محسنہ امتیاز لسکر ضلع ہوجائی کی پہلی مسلم خاتون جج بننے جا رہی ہیں۔ یہ کامیابی ضلع کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ آسام کی کم عمر ترین مسلم خواتین ججوں میں بھی شامل ہو گئی ہیں۔ محسنہ نے گوہاٹی ہائی کورٹ کے زیر اہتمام آسام جوڈیشل سروس امتحان 2026 میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ ان کا انتخاب گریڈ 3 جوڈیشل سروس کے لیے ہوا ہے۔ جاری کردہ نتائج کے مطابق آسام بھر میں میرٹ کی بنیاد پر منتخب ہونے والے 22 امیدواروں میں محسنہ نے چھٹی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اب وہ فرسٹ کلاس جوڈیشل مجسٹریٹ کی حیثیت سے خدمات انجام دیں گی۔ یہ عہدہ عدالتی خدمات کا ایک اہم منصب ہے۔

ان کی یہ کامیابی صرف ان کے ذاتی کیریئر کا اہم سنگ میل نہیں ہے بلکہ اجمل تعلیمی اداروں کے لیے بھی باعث فخر ہے۔ محسنہ کا اجمل لا کالج سے تعلق پہلے ایک طالبہ کی حیثیت سے قائم ہوا اور بعد میں وہیں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر ان کا پیشہ ورانہ سفر آگے بڑھا۔ اب عدالتی خدمات میں شمولیت کے ساتھ ان کی زندگی کا ایک نیا اور اہم باب شروع ہونے جا رہا ہے۔ اپنی کامیابی کے بارے میں محسنہ امتیاز لسکر نے کہا کہ جب سے انہوں نے اجمل لا کالج میں داخلہ لیا تھا تب سے جج بننا ان کا خواب تھا۔

انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے وہ مولانا بدرالدین اجمل صاحب اور سراج الدین اجمل صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہیں جنہوں نے مالی طور پر کمزور خاندانوں اور دور دراز علاقوں کے طلبہ کو معیاری تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کیے۔ انہوں نے اپنے اساتذہ اور رہنماؤں کا بھی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ان کی رہنمائی کی بدولت ہی وہ اس مقام تک پہنچ سکی ہیں۔ محسنہ نے 2023 میں اجمل لا کالج سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد انہوں نے گوہاٹی یونیورسٹی سے ایل ایل ایم کی تعلیم مکمل کی۔ سال 2025 میں ایل ایل ایم کے امتحان میں انہوں نے فرسٹ کلاس کے ساتھ پہلی پوزیشن حاصل کی۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے بعد محسنہ نے تدریس کے شعبے میں بھی اپنی شناخت قائم کی۔ وہ اس وقت اجمل لا کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ تعلیم اور تدریس کے میدان میں کامیابی کے بعد محسنہ نے عدالتی خدمات میں داخلے کا ہدف مقرر کیا۔ آسام جوڈیشل سروس امتحان میں کامیابی حاصل کر کے انہوں نے اپنا دیرینہ خواب پورا کر لیا ہے۔

گریڈ 3 جوڈیشل سروس میں فرسٹ کلاس جوڈیشل مجسٹریٹ کے طور پر ان کا انتخاب ان کے پیشہ ورانہ سفر کی ایک اہم کامیابی ہے۔ قانونی تعلیم سے تعلیمی امتیاز تک، تدریس سے عدالتی خدمات تک کا ان کا سفر کئی اعتبار سے قابل ذکر ہے۔ محسنہ کی کامیابی کی خبر پھیلتے ہی اجمل خاندان کے ساتھ اجمل تعلیمی اداروں کے عہدیداروں، عملے، اساتذہ اور طلبہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

ان کی کامیابی کا جشن منانے کے لیے 24 ستمبر کو اجمل لا کالج کے احاطے میں ایک خصوصی اعزازی تقریب منعقد کی گئی۔ تقریب سے قبل کالج کے طلبہ نے جلوس کی شکل میں محسنہ امتیاز لسکر کا استقبال کیا۔ جوڈیشل سروس کا امتحان پاس کرنے کے بعد اپنی مادر علمی میں ان کی واپسی ایک خاص موقع تھا۔ اس مرتبہ وہ صرف ایک کامیاب سابق طالبہ کے طور پر نہیں بلکہ کالج کی موجودہ اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے بھی وہاں موجود تھیں۔ طلبہ کے لیے یہ لمحہ خاص طور پر خوشی کا باعث بنا۔ بعد ازاں کالج کے احاطے میں مرکزی اعزازی تقریب منعقد ہوئی جہاں کالج انتظامیہ نے محسنہ کو ان کی نمایاں کامیابی کے اعتراف میں اعزاز سے نوازا۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اجمل فاؤنڈیشن کے منیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر خسرو الاسلام نے محسنہ کو مبارک باد دی۔ ان کی ثابت قدمی، محنت اور تعلیمی قابلیت کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ محسنہ کی کامیابی آنے والی نسلوں کے طلبہ کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگی۔ دریں اثنا اجمل فاؤنڈیشن کے ٹرسٹیز مولانا بدرالدین اجمل اور سراج الدین اجمل نے بھی محسنہ امتیاز لسکر کو اس قابل فخر کامیابی پر دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کیں۔

نیل باغان کی بیٹی محسنہ کی کامیابی ضلع ہوجائی کے طلبہ اور نوجوانوں کے لیے ایک مثبت پیغام رکھتی ہے۔ خاص طور پر قانون کی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے لیے ان کا سفر ایک عملی مثال ہے کہ کس طرح تعلیم کے بعد تدریس اور پھر عدالتی خدمات تک پہنچا جا سکتا ہے۔ محسنہ امتیاز لسکر کی کہانی محض ایک مسابقتی امتحان پاس کرنے کی داستان نہیں ہے۔ یہ نیل باغان سے شروع ہونے والے اس سفر کی کہانی ہے جس میں تعلیم، علمی امتیاز اور تدریس کے بعد انہوں نے عدالتی خدمات میں قدم رکھا ہے۔ ان کی اس کامیابی نے ہوجائی کی ایک نوجوان خاتون کو ضلع کی عدالتی تاریخ کے ایک اہم مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔

پرنٹر پبلیشر پروپرائیٹر و ایڈیٹر قاضی مخدوم نے ہفتہ روزہ تعمیر سیاست بیڑ کے کریٹو پبلشنگ سے طبع کروا کر دفتر تعمیر سیاست بشیر گنج بیڑ سے شائع کیا۔ تمام قانونی معاملات بیڑ عدالت کے حدود میں رہینگے

"Printer, Publisher, Proprietor and Editor Qazi Makhdoom published the weekly newspaper Tamir-e-Siyasat Beed, printed at Creative Publishing, and issued from the office of Tamir-e-Siyasat, Bashir Ganj, Beed.All legal matters shall be subject to the jurisdiction of the courts at Beed."email, tameerurdu@gmail.com.m.9270574444,8999387277.www.dailytameer.com

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

پاکستانی پائلٹ اسرائیل جانے والی پروازوں میں نہیں دیں گے خدمات

ایئر فرانس اور یونائیٹڈ ایئر لائنز نے عائد کی پابندی

ایئر فرانس ایئرلائن نے پاکستان کے پائلٹوں اور کیبن کریو (فلائٹ اسٹاف) کو اسرائیل آمدورفت کرنے والی پروازوں کو اڑانے یا اس میں کام کرنے سے منع کر دیا ہے۔ ایئر فرانس ان ضابطوں پر سختی سے عمل کر رہی ہے، جو 2 ممالک کے درمیان سیاسی وسفارتی تعلقات سے جڑے ہوئے ہیں۔ یعنی جن ممالک کے آپس میں سیاسی یا سفارتی تعلقات صحیح نہیں ہیں، ان کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اب پاکستان اور اسرائیل کے درمیان خراب تعلقات کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ پاکستان اور اسرائیل کے شہریوں کو اس روٹ پر ڈیوٹی نہیں دی جائے گی۔ امریکی ایئر لائن یونائیٹڈ ایئر لائنس اور چیک ایئر لائن اسمارٹ ونگس نے بھی ان ضابطوں پر عمل در آمد شروع کر دیا ہے۔ ایسی صورتحال میں سوال یہ اٹھ رہے ہیں کہ قومیت کی بنیاد پر لگائی گئی پابندیاں بین الاقوامی ایئر لائن آپریشن کو کیسے متاثر کر سکتی ہیں۔ اس سختی کی اہم وجہ 30 ستمبر 2026 کو دبئی سے تل ابیب جانے والی 'فلائی دبئی' میں پیش آئے واقعے کو مانا جا رہا ہے، کیوں کہ فلائٹ میں عمان کے شریک پائلٹ نے کاک پٹ میں حملے کیے تھے، جس کے بعد احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ الزام ہے کہ شریک پائلٹ نے فلائٹ پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش میں ہندوستانی کیپٹن پر حملہ کیا تھا۔ عمان بھی ان ممالک کی فہرست میں شامل ہے، جس کے اسرائیل سے سرکاری یا سیاسی تعلقات نہیں ہیں۔ فرانس کے تحقیقاتی میڈیا ادارے میڈیا پارٹ اور ایوی ایشن انٹیلی جنس کمپنی 'سی ایچ ایوی ایشن' نے 13 اکتوبر 2026 کو اپنی رپورٹس میں یہ معلومات دی ہیں۔ ان رپورٹس کے مطابق ایئر فرانس اور یونائیٹڈ ایئر لائنس نے اپنے سبھی پائلٹوں اور کیبن کریو (فلائٹ اسٹاف) کو اس روٹ پر نافذ کی گئی نئی حفاظتی پابندیوں کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کر دی ہیں۔ ایئر فرانس نے وضاحت کی ہے کہ وہ اسرائیل کے ذریعہ طے کی گئی سبھی سیکورٹی شرائط کو مان رہا ہے۔ وہیں یونائیٹڈ ایئر لائنس نے بھی ان سخت ضوابط کو اپنے اسٹاف کی کریو پلاننگ میں شامل کر لیا ہے۔ پائلٹ کی شہریت کے سبب ایتھوپین ایئر لائنس کی پرواز کو واپس لوٹنا پڑا۔ ان سخت قوانین کے نفاذ کا اثر منگل کے روز اس وقت دیکھنے میں آیا، جب اسرائیلی حکام نے ایتھوپین ایئر لائنز کی ایک پرواز کو واپس لوٹنے کا حکم دیا، کیونکہ اس میں انڈونیشیا کا ایک پائلٹ موجود تھا۔ 'دی یروشلم پوسٹ' کے مطابق جب یہ حکم جاری کیا گیا، اس وقت طیارے کو اڑان بھرے تقریباً ایک گھنٹہ ہو چکا تھا اور وہ اب بھی ایتھوپیا کی فضائی حدود میں ہی تھا۔

ہندوستان کو عالمی کاروبار کا مرکز بنائیں

مرکزی وزیر پیوش گوئل کی کینیڈین کمپنیوں سے اپیل

ممبئی: مرکزی وزیر تجارت وصنعت پیوش گوئل نے کینیڈا کے کاروباری اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہندوستان کو صرف اپنی مصنوعات کی فروخت کی منڈی کے طور پر نہ دیکھیں، بلکہ اسے پیداوار، جدت اور ڈیزائن کا مرکز بھی بنائیں، جہاں سے دنیا بھر کی منڈیوں تک رسائی حاصل کی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں ہنرمند افراد کی بڑی تعداد اور مختلف ممالک کے ساتھ ترجیحی تجارتی معاہدے کمپنیوں کو اپنی مسابقتی صلاحیت بڑھانے کے اچھے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ ممبئی میں کینیڈا کے تجارتی وفد کے دورۂ ہندوستان کے دوران منعقدہ ایک تجارتی استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے پیوش گوئل نے کینیڈین کمپنیوں پر زور دیا کہ وہ ہندوستان کی اندرونی منڈی سے آگے بڑھ کر اسے دوسری عالمی منڈیوں میں سامان تیار کرنے اور برآمد کرنے کے مرکز کے طور پر بھی استعمال کریں۔ انہوں نے کہا، ''براہ کرم ہندوستان کو صرف اپنی منڈی نہ بنائیں، بلکہ اسے اپنی پیداواری سرگرمیوں، جدت اور ڈیزائن کا مرکز بھی بنائیں۔'' ان کا کہنا تھا کہ ہندوستان کو بنیاد بنا کر ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کی منڈیوں تک رسائی حاصل کرنے سے کاروباری ادارے اپنی مسابقتی صلاحیت میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ پیوش گوئل نے کہا کہ آزاد تجارتی اور ترجیحی تجارتی معاہدوں کے ذریعے ہندوستان نے عالمی مجموعی قومی پیداوار (جی ڈی پی) کے تقریباً 70 ٹریلین امریکی ڈالر کے برابر منڈیوں تک ترجیحی رسائی حاصل کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہندوستان آئندہ ایک سے ڈیڑھ سال کے دوران مزید آٹھ ممالک یا ممالک کے گروپوں کے ساتھ بھی بات چیت کر رہا ہے۔ ان معاہدوں کے نتیجے میں ترجیحی رسائی حاصل کرنے والی منڈیوں کے مجموعی حجم میں مزید 15 ٹریلین امریکی ڈالر کی جی ڈی پی کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ گوئل نے کہا، ''دنیا کی 115 ٹریلین ڈالر کی مجموعی قومی پیداوار میں سے ہندوستان کو یہاں سے تقریباً 85 ٹریلین ڈالر کی جی ڈی پی کے برابر منڈیوں تک ترجیحی رسائی حاصل ہو جائے گی۔

امریکی کانگریس کی ہندوستانی نژاد خاتون رکن نے ایس آئی آر پر اٹھائے سوال

ہندوستانی نژاد امریکی کانگریس کی خاتون رکن پرمیلا جے پال نے تقریباً ۱۳ رکروڑ ووٹرز کے نام ڈرافٹ ووٹرلسٹ سے نکالے جانے کی خبروں پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔

ہندوستان میں ووٹرلسٹوں کی اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کا معاملہ اور ووٹروں کے ناموں کو مبینہ طور پر حذف کرنے کا معاملہ اب بین الاقوامی سطح پر ایک گرما گرم موضوع بن گیا ہے۔ ہندوستانی نژاد امریکی کانگریس کی خاتون رکن پرمیلا جے پال نے تقریباً 13 کروڑ ووٹرز کے نام ڈرافٹ ووٹرلسٹ سے نکالے جانے کی خبروں پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے، ڈیموکریٹک کانگریس وومن جے پال نے لکھا، ''میں ہندوستان میں ووٹرلسٹ سے 13 کروڑ ناموں کے ہٹائے جانے پر گہری تشویش میں ہوں۔ میں ہندوستان میں جمہوری نظام کے خلاف کی جا رہی کوششوں کی مخالفت کے لیے چلائی جا رہی عدم تشدد کی تحریکوں کی حمایت کرتی ہوں۔ ایسے وقت میں عدم تشدد کی تحریکیں بہت اہم ہوتی ہیں۔ ہندوستان کی صورتحال کا امریکہ میں صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کی پالیسیوں سے موازنہ کرتے ہوئے جے پال نے کہا کہ ووٹنگ کے حقوق کو مجروح کرنے کی کوششوں کے ایک جیسے طریقے دونوں ممالک میں نظر آتے ہیں۔ انہوں نے ہندوستان میں مبینہ غیر جمہوری کوششوں کے خلاف احتجاج کرنے والے لوگوں کی عدم تشدد کی تحریکوں کی حمایت کا اظہار کیا۔ تاہم الیکشن کمیشن نے ایسے الزامات کی مسلسل تردید کی ہے۔ کمیشن کے اشتراک کردہ اعداد وشمار کے مطابق، ایس آئی آر عمل کے پہلے اور دوسرے مرحلے کے دوران 13 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں تقریباً 72 ملین ناموں کو مسودہ فہرست سے ہٹا دیا گیا تھا۔ کمیشن نے واضح کیا ہے کہ اگر ایس آئی آر کے عمل کے دوران کسی حقیقی ووٹر کا نام نادانستہ طور پر چھوڑ دیا گیا ہے تو وہ دعویٰ اور اعتراض کے عمل اور فارم 6 کے ذریعہ اپنا نام دوبارہ شامل کر سکتے ہیں۔

چین سپلائی چین کا دم گھوٹ رہا ہے

یورپی یونین نے دفاع، ٹیک سیکٹرز کیلئے اہم معدنیات کے لیے ویتنام کا رخ کیا

برسلز: چین کی جانب سے اہم معدنی سپلائی پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے ساتھ، یورپی یونین ویتنام کو اپنی دفاعی اور ٹیکنالوجی کی صنعتوں کے لیے ضروری خام مال کے متبادل ذریعہ کے طور پر دیکھ رہی ہے۔ برسلز چین پر انحصار کم کرنے اور یورپی سپلائی چینز کو مستقبل میں ہونے والی رکاوٹوں سے بچانے کے لیے ہنوئی کے ساتھ تعاون کو گہرا کرنا چاہتا ہے۔ ویتنام کے پاس نایاب زمین، ٹنگسٹن، اینٹیمونی، بسمتھ اور باکسائٹ کے کافی ذخائر ہیں، جو اسے گولہ بارود اور دھماکہ خیز مواد سے لے کر جدید ٹیکنالوجی تک ہر چیز میں استعمال ہونے والی معدنیات کا ایک ممکنہ سپلائر بناتا ہے۔ تاہم، یورپی یونین کو ملک کی معدنی برآمدات اب تک زیادہ تر ٹنگسٹن اور اینٹیمونی تک محدود ہیں۔ روئٹرز کی طرف سے نظر ثانی شدہ یورپی یونین کی اندرونی دستاویزات کے مطابق، یورپی حکام ویتنام کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مشغولیت پر زور دے رہے ہیں۔ جون 2026 کی دستاویزات میں خبردار کیا گیا ہے کہ دوسرے ممالک سے مقابلہ یورپ کی ویتنامی سپلائی تک رسائی کو خطرہ بنا سکتا ہے۔ یورپی یونین کی دستاویزات میں کہا گیا ہے کہ یورپ ویتنام کو نظر انداز کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اپنی دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے اور چینی خام مال پر انحصار کم کرنا چاہتا ہے۔ چین، کئی اہم معدنیات کے دنیا کے سب سے بڑے پروڈیوسر، نے گزشتہ سال برآمدات پر پابندیاں عائد کیں جس سے یورپی سپلائی چین میں خلل پڑا۔ برسلز اب اپنے ذرائع کو متنوع بنانے اور اسٹریٹجک صنعتوں کو درکار مواد تک زیادہ قابل اعتماد رسائی قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

بنگلہ دیش میں ایندھن کا بحران سنگین

مہنگائی اور معاشی دباؤ نے طارق رحمان حکومت کے اصلاحاتی منصوبوں کو خطرے میں ڈال دیا

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں، مسلسل مہنگائی اور سست معاشی ترقی نے وزیر اعظم طارق رحمان کی حکومت کے لیے سنگین مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ حکومت عوام کو بڑھتی ہوئی قیمتوں سے بچانے کے لیے ہر ماہ کروڑوں ڈالر کی سبسڈی فراہم کر رہی ہے، جس سے قومی خزانے پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔ وزیر اعظم طارق رحمان نے 17 فروری کو اقتدار سنبھالتے ہوئے وسیع معاشی اور سماجی اصلاحات کا وعدہ کیا تھا۔ ان کی حکومت نے اگلے دس برسوں میں بنگلہ دیش کو ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کا ہدف مقرر کیا ہے، تاہم موجودہ توانائی بحران اس منصوبے کی راہ میں بڑی رکاوٹ بن رہا ہے۔ تقریباً 17 کروڑ 50 لاکھ آبادی والا بنگلہ دیش اپنی تیل اور گیس کی ضروریات کے لیے بڑی حد تک درآمدات پر انحصار کرتا ہے۔ عالمی توانائی کی قیمتوں میں اضافے سے ٹرانسپورٹ، صنعتوں اور روزمرہ ضروریات کی لاگت بڑھ رہی ہے، جس کا براہ راست اثر عام شہریوں پر پڑ رہا ہے۔ معاشی مشکلات ایسے وقت میں سامنے آئی ہیں جب حکومت کو کمزور بینکاری نظام کی اصلاح، نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور افرادی قوت کو مصنوعی ذہانت کے نئے دور کے مطابق تیار کرنے جیسے اہم چیلنجز کا سامنا ہے۔ سال 2024 میں شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد عبوری انتظامیہ نے ملک کو سیاسی اور معاشی عدم استحکام سے نکالنے کی کوشش کی تھی۔ اب نئی منتخب حکومت کو عوامی توقعات پوری کرنے کے ساتھ بڑھتے ہوئے مالی دباؤ سے بھی نمٹنا پڑ رہا ہے۔ معاشی تجزیہ کاروں کے مطابق ایندھن کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ، افراط زر اور محدود مالی وسائل بنگلہ دیش کی ترقی کی رفتار کو متاثر کر سکتے ہیں۔ حکومت کے لیے سب سے بڑا چیلنج عوام کو فوری ریلیف فراہم کرنے اور طویل مدتی معاشی اصلاحات کو جاری رکھنے کے درمیان توازن قائم کرنا ہے۔ موجودہ صورتحال نے طارق رحمان حکومت کے اس وعدے کو بھی ایک سخت امتحان میں ڈال دیا ہے کہ بنگلہ دیش کو آئندہ دہائی میں ایک مضبوط اور جدید معیشت میں تبدیل کیا جائے گا۔

بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کا سلسلہ جاری

پاکستانی فوج پر سنگین الزامات

بلوچستان: بلوچستان کے علاقے سامی سے سامنے آنے والی مبینہ ویڈیو میں پاکستانی فوجی اہلکاروں پر وحید بخش کو زبردستی اٹھانے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کے کارکنوں کا دعویٰ ہے کہ بلوچستان میں روزانہ تین سے پانچ افراد جبری گمشدگی کا شکار ہوتے ہیں۔ ان اعداد وشمار اور ویڈیو کی آزادانہ تصدیق نہیں ہو سکی۔ کارکنوں نے اقوام متحدہ سے فوری مداخلت اور آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

سائبر مالیاتی فراڈ میں پاکستان ایشیا میں سرفہرست

معیشت کو جی ڈی پی کے 2.5 فیصد کے برابر نقصان

اسلام آباد: پاکستان میں آن لائن مالیاتی دھوکہ دہی اور سائبر فراڈ کے واقعات نے سنگین صورت اختیار کر لی ہے۔ عالمی مالیاتی فنڈ اور عالمی بینک کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں سائبر فراڈ سے ہونے والے تخمینی معاشی نقصانات مجموعی قومی پیداوار کے 2.5 فیصد کے برابر ہیں، جو ایشیا میں سب سے زیادہ شرح ہے۔ رپورٹ کے مطابق عالمی سطح پر مالیاتی فراڈ سے ہونے والے نقصانات کی اوسط شرح جی ڈی پی کا صرف 0.45 فیصد ہے۔ ایشیائی ممالک میں پاکستان 2.5 فیصد کے ساتھ پہلے، ملائیشیا 2.1 فیصد کے ساتھ دوسرے اور بھارت 1.3 فیصد کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ آئی ایم ایف اور عالمی بینک کی جانب سے جاری کردہ بینکاک بلیو پرنٹ ان ایکشن میں بتایا گیا ہے کہ سائبر مجرم آن لائن پلیٹ فارمز، ٹیلی کمیونیکیشن نیٹ ورکس اور ڈیجیٹل ادائیگی کے نظام کا استعمال کر کے شہریوں کو مالی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ مصنوعی ذہانت، ڈیپ فیک ٹیکنالوجی اور جدید ڈیجیٹل طریقوں نے مالیاتی فراڈ کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ مجرم اب صرف بینک اکاؤنٹس ہیک نہیں کرتے بلکہ جعلی شناخت اور دھوکہ دہی کے ذریعے صارفین کو خود رقم منتقل کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ فوری ڈیجیٹل ادائیگیوں کے نظام کے باعث چوری شدہ رقم چند لمحوں میں مختلف اکاؤنٹس اور ممالک میں منتقل کی جا سکتی ہے، جس سے مجرموں کا سراغ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق سائبر فراڈ اب بین الاقوامی منظم جرائم سے بھی منسلک ہو چکا ہے۔ انٹرپول نے اسے منشیات کی اسمگلنگ اور منی لانڈرنگ کے ساتھ دنیا کے سنگین ترین جرائم میں شمار کیا ہے۔ ماہرین نے پاکستان سمیت متاثرہ ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ سائبر نگرانی، بینکوں کے درمیان معلومات کے تبادلے، فوری کارروائی اور صارفین کے تحفظ کے نظام کو مضبوط بنائیں تاکہ بڑھتے ہوئے مالیاتی جرائم پر قابو پایا جا سکے۔

پاکستان میں بڑھتی آبادی اور بے روزگاری کا بحران

نوجوانوں کی ناراضی مستقبل کیلئے سنگین خطرہ

اسلام آباد: پاکستان میں تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی اور نوجوانوں کے لیے روزگار کے محدود مواقع ملک کے معاشی اور سماجی مستقبل کے لیے ایک بڑا چیلنج بنتے جا رہے ہیں۔ بڑھتی ہوئی نوجوان آبادی کے ساتھ ملازمتوں کی کمی سے عوامی بے چینی میں اضافے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں ہر سال بڑی تعداد میں نوجوان روزگار کی منڈی میں داخل ہوتے ہیں، لیکن معاشی ترقی کی سست رفتار، سرمایہ کاری کی کمی اور صنعتی شعبے کی محدود صلاحیت کے باعث ان کے لیے مناسب ملازمتیں پیدا کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ نوجوانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد پاکستان کے لیے ایک معاشی طاقت بن سکتی ہے، تاہم تعلیم، ہنرمندی اور روزگار کے مواقع میں خاطر خواہ اضافہ نہ ہونے کی صورت میں یہی آبادی معاشی دباؤ اور سماجی عدم استحکام کا سبب بن سکتی ہے۔ ملک کو پہلے ہی مہنگائی، محدود مالی وسائل اور معاشی مشکلات کا سامنا ہے۔ ایسے حالات میں نوجوانوں کی توقعات اور دستیاب مواقع کے درمیان بڑھتا ہوا فرق حکومت کے لیے ایک اہم چیلنج ہے۔ ماہرین کے مطابق پاکستان کو اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے تعلیم، پیشہ ورانہ تربیت، صنعتی ترقی اور نجی سرمایہ کاری کو ترجیح دینا ہوگی تاکہ بڑھتی ہوئی آبادی کو معاشی ترقی میں مؤثر کردار ادا کرنے کے مواقع فراہم کیے جا سکیں۔

نایاب معدنیات کو ہتھیار بنانے کی چین کی حکمت عملی اتفاقیہ نہیں، عالمی معیشت پر دباؤ بڑھنے کا خدشہ

بیجنگ: چین کی جانب سے نایاب زمینی معدنیات کی برآمدات کو سیاسی اور اقتصادی دباؤ کے لیے استعمال کرنا کوئی اچانک پیش رفت نہیں بلکہ کئی دہائیوں پر محیط صنعتی اور اسٹریٹجک پالیسی کا نتیجہ ہے۔ ایک تازہ تجزیے کے مطابق بیجنگ نے عالمی سپلائی چین پر اپنی گرفت مضبوط کر کے امریکہ اور یورپی ممالک کے لیے نئی مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ چین اس وقت دنیا میں نایاب زمینی معدنیات کی پروسیسنگ اور ریفائننگ کی تقریباً 90 فیصد صلاحیت پر قابض ہے۔ یہ معدنیات برقی گاڑیوں، سیمی کنڈکٹرز، جدید میزائلوں، جنگی ساز وسامان اور دیگر اہم ٹیکنالوجیز کی تیاری میں استعمال ہوتی ہیں۔ تجزیے کے مطابق چین نے 2025 میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے محصولات کے جواب میں ان معدنیات کی برآمدات پر پابندیاں عائد کر کے اپنی اقتصادی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ اس اقدام نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو چین پر انحصار کے خطرات کا احساس دلایا۔ چین نے 2010 میں جاپان کے ساتھ علاقائی تنازعے کے دوران بھی نایاب معدنیات کی فراہمی محدود کی تھی۔ تاہم ماہرین کے درمیان اختلاف ہے کہ آیا یہ حکمت عملی ابتدا ہی سے ایک منظم منصوبے کا حصہ تھی یا وقت کے ساتھ چین نے اپنی صنعتی بالادستی کو سیاسی ہتھیار میں تبدیل کیا۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ چینی حکومت نے مقامی صنعتوں کو سرکاری مراعات، مالی امداد اور کم قیمتوں پر پیداوار کے ذریعے عالمی منڈی میں مضبوط کیا۔ اس پالیسی کے نتیجے میں غیر ملکی حریفوں کے لیے مقابلہ کرنا مشکل ہوتا گیا اور چین نے اہم صنعتی شعبوں میں اپنی اجارہ داری قائم کر لی۔ یورپی ممالک کو بھی اس انحصار کے نتائج کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ گزشتہ سال نیکسپیریا تنازعے کے دوران چین کی جانب سے سیمی کنڈکٹرز کی فراہمی محدود ہونے سے یورپی آٹوموبائل صنعت شدید دباؤ میں آ گئی تھی۔ تجزیہ نگاروں نے خبردار کیا ہے کہ مستقبل میں چین ادویات کی تیاری میں استعمال ہونے والے بنیادی کیمیائی مادوں کی فراہمی کو بھی دباؤ کے لیے استعمال کر سکتا ہے، کیونکہ عالمی دواساز صنعت ان کی فراہمی کے لیے چین پر نمایاں انحصار رکھتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق امریکہ اور یورپ کو چینی معدنیات پر انحصار کم کرنے میں کئی سال اور بھاری سرمایہ کاری درکار ہوگی۔ اس دوران بیجنگ کی عالمی صنعتی سپلائی چین پر گرفت بین الاقوامی تجارت اور جغرافیائی سیاست میں ایک اہم چیلنج بنی رہ سکتی ہے۔

قبل از نکاح تیاری، بعد از شادی تربیت؛ خوشگوار ازدواجی زندگی کا راز

مفتی اشفاق قاضی

شادی بیاہ انسانی زندگی کی ان حقیقتوں میں سے ایک ہے جو زمانے کے بدلتے رنگوں کے باوجود اپنی معنویت نہیں کھوتی، تہذیبیں بدل جائیں، معاشرتی طور طریقے تبدیل ہو جائیں اور خاندانوں کی بناوٹ میں تبدیلی آ جائے، لیکن انسان کو ایک گھر، ایک شریکِ حیات اور ایک نسل کی ضرورت ہمیشہ باقی رہے گی، انبیائے کرام علیہم السلام کی زندگیوں میں بھی نکاح اور خاندان کی اہمیت نمایاں ہے اور اسلام نے اسے محض خواہش کی تکمیل کے بجائے ایک ذمہ دار عہد و پیمان کی حیثیت دی ہے، قرآن مجید نے میاں بیوی کے رشتے کو سکون، مودت اور رحمت سے تعبیر کیا ہے، اس ایک تعبیر میں ازدواجی زندگی کی پوری روح سمٹ آتی ہے کہ شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے لیے بے چینی نہیں، اطمینان بنیں؛ بوجھ نہیں، سہارا بنیں؛ ایک دوسرے کی کمزوریوں کو اچھالنے کے بجائے ان پر پردہ ڈالیں اور مل کر ایسی نسل کی بنیاد رکھیں جو دین واخلاق کے لیے خیر کا ذریعہ بنے، اسی لیے نکاح ایک دن کی تقریب نہیں، بلکہ پوری زندگی کا آغاز ہے، مگر ہمارے یہاں نکاح کا مطلب اکثر تقریب کی تیاری تک محدود ہو کر رہ گیا ہے، گھر سجتا ہے، کپڑے سلے جاتے ہیں، کھانوں کی فہرستیں بنتی ہیں اور دعوت نامے چھپتے ہیں، لیکن ان دو انسانوں کی ذہنی اور جذباتی تیاری پر کم ہی توجہ دی جاتی ہے جو ساری زندگی کے ساتھی بننے والے ہوتے ہیں، ہم ایک دن کو سنوارنے میں اتنی محنت کرتے ہیں کہ اس کے بعد آنے والے ہزاروں دن ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کئی گھرانے بڑی دھوم دھام سے شادی کرتے ہیں، لیکن کچھ ہی عرصے بعد شکایتوں، بداعتمادی اور مزاجوں کے ٹکراؤ کا شکار ہو جاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نکاح میں آسانی کی طرف توجہ دلائی، مگر ہم نے اسے خرچ، رسم اور دکھاوے کا میدان بنا دیا، جہیز کو محبت کے بجائے عزت کا مسئلہ بنا لیا، بارات اور ولیمے کو اپنی بڑائی دکھانے کا ذریعہ سمجھ لیا اور قرض لے کر تقریبات کرنے کو بھی معیوب نہ سمجھا، ضرورت سے زیادہ کھانا بنا کر ضائع کرنا بھی اسی طرزِ فکر کا حصہ ہے، یہ بوجھ شادی کے دن تک محدود نہیں رہتے، بلکہ نئے گھر کی زندگی پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں، بیٹی کو اپنی خوشی سے اس کی ضرورت کی چیزیں دینا محبت ہے، لیکن جب یہی چیزیں شرط، مطالبے اور مقابلے کی صورت اختیار کر لیں تو خوشی پریشانی میں بدل جاتی ہے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے موقع پر گھر کی ضرورت کے لیے جو سامان دیا گیا تھا، اسے آج کے لاکھوں روپے کے نمائشی جہیز کے جواز کے طور پر پیش کرنا درست نہیں، اسی طرح ولیمہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور لوگوں کو خوشی میں شریک کرنے کا موقع ہے، دولت کی نمائش نہیں، اپنی حیثیت کے مطابق سادگی سے ولیمہ کیا جائے اور اپنوں کے ساتھ ضرورت مندوں کو بھی کھلایا جائے تو اس میں شکر اور خیر کا پہلو نمایاں رہتا ہے۔ شادی کی کامیابی کا پیمانہ یہ نہیں کہ تقریب میں شریک ہونے والوں نے کیا کہا، بلکہ اصل اہمیت اس بات کی ہے کہ دس سال بعد میاں بیوی ایک دوسرے کے بارے میں کیا سوچتے ہیں اور ان کی اولاد اپنے والدین کو دیکھ کر زندگی کے بارے میں کیا سیکھتی ہے، اسی لیے نکاح سے پہلے مشاورت کوئی اضافی کام نہیں، بلکہ ازدواجی زندگی کی بنیادی تیاری ہے، جیسے کسی بڑی ذمہ داری کو سنبھالنے سے پہلے اس کے تقاضوں کو سمجھا جاتا ہے، ویسے ہی لڑکے اور لڑکی دونوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کس عہد میں داخل ہو رہے ہیں، شادی کے بعد مزاج کا فرق سامنے آ سکتا ہے، مالی تنگی پیش آ سکتی ہے، بیماری یا خاندانوں کے درمیان رائے کا اختلاف پیدا ہو سکتا ہے اور کبھی کسی کی کوئی بات دل پر بھی لگ سکتی ہے، سوال یہ نہیں کہ اختلاف ہوگا یا نہیں، بلکہ یہ ہے کہ اختلاف کے وقت ہمارا رویہ کیا ہوگا، لڑکے کو سمجھنا چاہیے کہ شوہر ہونا صرف گھر کے اخراجات اٹھانے کا نام نہیں، بلکہ بیوی کے جذبات، عزت اور شخصیت کا احترام کرنا بھی اس کی ذمہ داری ہے، اسی طرح لڑکی کو بھی یہ سمجھنا چاہیے کہ بیوی بننے کا مطلب صرف گھر سنبھالنا نہیں، بلکہ شوہر کے ساتھ اعتماد، خیر خواہی اور رفاقت کا رشتہ قائم کرنا بھی ہے، دونوں کو یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ اختلاف کے وقت بات کیسے کی جائے، غصے میں اپنے رویے کو کیسے قابو میں رکھا جائے، اپنی غلطی مان لینے سے عزت کم کیوں نہیں ہوتی، مالی معاملات میں صاف گوئی کیوں ضروری ہے اور سسرالی رشتوں میں ادب کے ساتھ مناسب حدود کیسے قائم رکھی جائیں، انہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ میاں بیوی کی نجی باتوں کو ہر ایک کے سامنے بیان کرنا کیوں نقصان دہ ہو سکتا ہے اور موبائل فون کس طرح ان کے درمیان دوری پیدا کر سکتا ہے، ان باتوں کی سمجھ نکاح سے پہلے پیدا ہو جائے تو شادی کے بعد پیش آنے والی بہت سی الجھنوں سے بچا جا سکتا ہے۔ موجودہ دور میں ازدواجی زندگی کو کچھ ایسے نئے چیلنجز کا بھی سامنا ہے جن کی شدت گزشتہ نسلوں کے تجربات سے مختلف ہے، موبائل فون اور سماجی ذرائع ابلاغ نے رابطوں کو آسان بنایا ہے، لیکن بعض گھروں میں یہی سہولت میاں بیوی کے درمیان خاموش دیوار بن گئی ہے، شوہر یا بیوی کا ہر وقت موبائل میں مصروف رہنا، ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر بھی اسکرین پر نگاہ جمائے رکھنا اور کھانے، سیر یا سونے کے وقت بھی اپنی توجہ برقی دنیا میں لگائے رکھنا، رفتہ رفتہ اس وقت کو کم کر دیتا ہے جس میں دل کی باتیں ہوتی ہیں اور ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے، گھر میں موجود ہونا اور بات ہے، دل سے شریک ہونا اور بات، میاں بیوی کو یہ فرق سمجھنا ہوگا کہ ہر اطلاع کا فوراً جواب دینا ضروری نہیں، لیکن شریکِ حیات کی بات توجہ سے سننا ضرور ضروری ہے، موبائل سہولت ہے، رشتے کا متبادل نہیں؛ اسے زندگی کا حصہ بنائیے، زندگی کا مرکز نہ بننے دیجیے، اسی طرح سماجی ذرائع ابلاغ نے موازنے کی ایک اور صورت بھی پیدا کر دی ہے، دوسروں کے گھروں کی خوشیاں، مہنگے تحائف، بیرونِ شہر یا بیرونِ ملک سیر، خوب صورت تقریبات اور بظاہر بے مثال ازدواجی زندگی کی تصویریں دیکھ کر بعض شوہر یا بیویاں اپنے گھر اور شریکِ حیات سے ایسی توقعات وابستہ کر لیتے ہیں جن کا حقیقت سے کم ہی تعلق ہوتا ہے، سوشل میڈیا پر دکھائی دینے والی زندگی، پوری زندگی نہیں ہوتی؛ اکثر وہی حصہ سامنے لایا جاتا ہے جسے دکھانا پسند کیا جاتا ہے، ہر مسکراہٹ کے پیچھے سکون ہو، یہ ضروری نہیں اور ہر خوب صورت تصویر خوش حال زندگی کی ضمانت نہیں ہوتی، اس لیے دوسروں کی زندگی سے موازنہ کر کے اپنے گھر میں کمی محسوس کرنے کے بجائے اپنی خوشیوں، ضرورتوں اور رشتے کی بہتری پر توجہ دینی چاہیے، خوشگوار ازدواجی زندگی دوسروں کو دکھانے کے لیے نہیں، خود سکون سے جینے کے لیے ہوتی ہے، اس سفر میں والدین کا کردار بھی نہایت اہم ہے، رشتہ طے کرتے وقت صرف خاندان، مال و دولت اور ظاہری شکل وصورت کو معیار نہیں بنانا چاہیے، بلکہ دین، اخلاق، مزاج اور برداشت کو بھی اہمیت دینی چاہیے، شادی کے بعد اولاد کی زندگی میں والدین کی اہمیت ختم نہیں ہوتی، البتہ ان کے کردار کی نوعیت ضرور بدل جاتی ہے، ان کی دعائیں، تجربہ اور خیر خواہانہ مشورے نئے جوڑے کے لیے قیمتی سرمایہ ہیں، لیکن رہنمائی اور مداخلت کے درمیان فرق سمجھنا بھی ضروری ہے، رہنمائی یہ ہے کہ اولاد کی بات سنی جائے، مناسب وقت پر مشورہ دیا جائے اور اسے اپنے مسائل سمجھنے اور حل کرنے کا موقع ملے، اس کے برعکس ہر معمولی اختلاف میں فریق بن جانا، بہو یا داماد کی ہر شکایت کو بڑھانا، ہر فیصلے میں اپنی مرضی مسلط کرنا اور میاں بیوی کے نجی معاملات کو خاندان کی گفتگو کا موضوع بنا دینا مداخلت ہے، نئے گھر کو سنبھلنے کے لیے محبت اور اعتماد کے ساتھ کچھ نجی گنجائش بھی درکار ہوتی ہے، والدین ضرورت کے وقت سہارا بنیں، لیکن اولاد کو اپنے فیصلے کرنے اور اپنی زندگی سنبھالنے کا موقع بھی دیں، اسی طرح میاں بیوی کو بھی چاہیے کہ ہر چھوٹی بات فوراً اپنے اپنے والدین تک پہنچانے کے بجائے پہلے آپس میں گفتگو کر کے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کریں، البتہ جہاں ظلم، تشدد یا کسی کی سلامتی کا مسئلہ ہو، وہاں خاموش رہنے کے بجائے قابلِ اعتماد افراد سے مدد لینا ضروری ہے۔ نکاح کے بعد میاں بیوی کی ایک دوسرے کو سمجھنے اور خود کو بہتر بنانے کی کوشش جاری رہنی چاہیے اگر شوہر بیوی کو اپنے مزاج کے مطابق ڈھالنے پر اصرار کرے اور بیوی شوہر سے بے عیب انسان ہونے کی توقع رکھے تو گھر میں سکون کے بجائے کشمکش پیدا ہوگی، ہر انسان میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور کمزوریاں بھی؛ ازدواجی زندگی کا حسن یہ ہے کہ ایک دوسرے کی خوبیوں کی قدر کی جائے، کمزوریوں کو سمجھا جائے اور غلطی کی صورت میں اصلاح کا موقع دیا جائے، گھر عموماً کسی ایک بڑے واقعے سے نہیں بکھرتے، بلکہ روزمرہ کی چھوٹی چھوٹی تلخیاں رفتہ رفتہ فاصلے پیدا کرتی ہیں، ایک دوسرے کی بات پوری توجہ سے نہ سننا، ہر وقت شکایت کرنا، طعنے دینا، دوسروں سے موازنہ کرنا، مالی معاملات چھپانا، اپنے والدین یا دوستوں کے سامنے شریکِ حیات کی برائی کرنا اور ہر جھگڑے میں پرانے زخم تازہ کرنا، یہ سب عادتیں اعتماد کو کمزور کرتی ہیں، قرآن مجید نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے، لباس جسم کے قریب ہوتا ہے، عیب ڈھانپتا ہے اور تحفظ فراہم کرتا ہے، میاں بیوی کا رشتہ بھی اسی طرح ایک دوسرے کی عزت اور تحفظ کا ذریعہ ہونا چاہیے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ غلطی یا ناانصافی کو نظر انداز کر دیا جائے، بلکہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کی عزت مجروح کیے بغیر مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی جائے، نجی باتوں کو تماشہ نہ بنایا جائے اور اصلاح کے نام پر تحقیر وتذلیل سے بچا جائے، رشتے کی مضبوطی اس میں نہیں کہ دونوں میں سے کوئی غلطی نہ کرے، بلکہ اس میں ہے کہ غلطی ہو جانے پر اسے تسلیم کرنے، معافی مانگنے اور اپنے رویے میں بہتری لانے کا حوصلہ موجود ہو، جب میاں بیوی خود کسی مسئلے کو حل نہ کر پائیں تو اسے انا کا مسئلہ بنانے کے بجائے کسی سمجھدار، دیانت دار، رازدار اور دین کی سمجھ رکھنے والے شخص سے رہنمائی لینی چاہیے، میں اپنے تجربے کی بنیاد پر کہہ سکتا ہوں کہ مشاورت کا مقصد کسی ایک کو قصوروار ٹھہرانا نہیں، بلکہ دونوں کی بات سن کر مسئلے کی اصل وجہ سمجھنا، غلط فہمیوں کو دور کرنا اور بہتری کی راہ نکالنا ہوتا ہے، کئی مرتبہ معمولی غلط فہمی بروقت گفتگو نہ ہونے کے سبب بدگمانی اور دوری میں بدل جاتی ہے، ایسے میں کسی غیر جانب دار شخص کی مدد سے بات کو سمجھنا اور سلجھانا آسان ہو سکتا ہے مدد لینے کو کمزوری یا بے عزتی سمجھنے کے بجائے رشتے کی حفاظت کے لیے ایک سنجیدہ قدم سمجھنا چاہیے، اسی طرح ازدواجی زندگی کے ساتھ ساتھ اولاد کی تربیت کا مرحلہ بھی شروع ہو جاتا ہے، بچے کی شخصیت اسکول جانے کے بعد نہیں بنتی، بلکہ اس سے بہت پہلے گھر کا ماحول اس پر اثر انداز ہونے لگتا ہے، ماں باپ کا آپس میں بات کرنے کا انداز، اختلاف کے وقت ان کا رویہ، گھر میں محبت اور عبادت کا ماحول، یہ سب بچے کی تربیت کا حصہ ہیں، اسی لیے عورت کو صرف گھر کی ذمہ دار نہیں، بلکہ نسلِ نو کی معمار بھی سمجھنا چاہیے، ماں کی سوچ، اس کے اخلاق اور دین سے وابستگی بچے کی شخصیت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اسی طرح باپ کی ذمہ داری بھی گھر کے اخراجات پورے کرنے تک محدود نہیں؛ بچے کے ساتھ وقت گزارنا، اس کی بات سننا اور اس کی تربیت میں حصہ لینا بھی اس کا فرض ہے، اسے دین کی سمجھ، صحت وصفائی کی عادت، گفتگو کا سلیقہ، بڑوں کا احترام، ناکامی برداشت کرنے، غصے پر قابو پانے اور دوسروں کے احساسات کا خیال رکھنے کی تعلیم بھی دینی چاہیے، ہر خواہش پوری کر دینا محبت نہیں اور ہر بات پر ڈانٹ دینا تربیت نہیں؛ محبت کے ساتھ حدود بتانا، عمر کے مطابق ذمہ داری دینا اور بچے کو اعتماد فراہم کرنا زیادہ مؤثر طریقہ ہے، ماں باپ ایک دوسرے کا احترام کریں اور اختلاف کو تحمل سے سلجھائیں تو بچے بھی یہی سیکھتے ہیں، اس کے برعکس گھر میں مسلسل تلخیاں، چیخ وپکار، شور وغوغہ، تحقیر وتذلیل اور بداعتمادی کا ماحول بچوں کی ذہنی وجذباتی نشوونما کو متاثر کر سکتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔'' یہ حدیث ہر راعی کے بارے میں ہے خواہ وہ والدین ہوں، شوہر ہوں یا کسی اور کی ذمہ داری اٹھانے والے افراد، ان کا فرض صرف ضروریات پوری کر دینا نہیں، بلکہ جن کی ذمہ داری ان پر ہے، ان کی تربیت، اخلاق اور جذبات کا خیال رکھنا بھی ہے، اسی احساسِ ذمہ داری کی فکر کے تحت الحمدللہ چار سال قبل میں نے اپنے رفقاء کے ساتھ فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر قائم کیا تھا، اس کا مقصد قرآن وسنت کی روشنی میں خاندانی مسائل کو سمجھنا اور لوگوں کو ایسی عملی رہنمائی فراہم کرنا ہے جس سے وہ اپنے مسائل بہتر انداز میں حل کر سکیں، مرکز میں نکاح سے پہلے نوجوانوں کی مشاورت، شادی کے بعد میاں بیوی کے درمیان پیدا ہونے والی الجھنوں کو سلجھانے، والدین کو اولاد کی تربیت کے طریقے سمجھانے اور بچوں ونوجوانوں کے ذہنی وجذباتی مسائل میں رہنمائی فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، گھریلو اختلافات میں صلح کی راہ نکالنے کے ساتھ مناسب رشتوں کی تلاش اور خاندانوں کی باوقار، رازدارانہ ملاقات کے لیے بھی سہولت مہیا کی گئی ہے، تاکہ لوگ اطمینان کے ساتھ ایک دوسرے کو سمجھ سکیں، اللہ کے فضل وکرم سے ان چار برسوں میں سینکڑوں خاندانوں نے مرکز سے رجوع کیا اور کئی ایسے جوڑوں کے درمیان صلح کی راہ نکلی جو جدائی کے قریب پہنچ چکے تھے، ان تجربات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر مسائل کو سنجیدگی سے سنا جائے اور دونوں فریقوں کو اپنی بات کہنے کا موقع دیا جائے تو بعض اوقات وہ راستے بھی نکل آتے ہیں جو شدید اختلاف کے دوران دکھائی نہیں دیتے، میری نظر میں خوشگوار ازدواجی زندگی کے لیے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کو اپنا مخالف نہیں، اپنا ساتھی سمجھیں، زندگی میں اختلاف اور مشکل حالات آنا فطری ہے، لیکن ان کا سامنا کس طرح کیا جاتا ہے، یہی رشتے کے مستقبل پر اثر انداز ہوتا ہے، نکاح سے پہلے اس ذمہ داری کو سمجھنا، شادی کے بعد ایک دوسرے کے مزاج اور ضرورتوں کا لحاظ رکھنا، والدین کی عزت کرتے ہوئے اپنے گھر کے معاملات میں مناسب حدود قائم رکھنا اور بچوں کی تربیت کو اہمیت دینا، یہ سب ایک ہی مقصد کے مختلف پہلو ہیں۔ گھر کا سکون کسی ایک شخص کی کوشش سے قائم نہیں رہ سکتا؛ اس کے لیے سب کو اپنے حصے کی ذمہ داری ادا کرنی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے گھروں کو محبت، سکون اور رحمت سے بھر دے، میاں بیوی کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے اور ایک دوسرے کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، ہماری اولاد کو نیک اور بااخلاق بنائے اور جن خاندانوں میں اختلافات پیدا ہو چکے ہیں، انہیں خیر وعافیت کے ساتھ حل کرنے کی راہ دکھائے۔ آمین۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

نکسل انتہا پسندی کی ہر نشانی مٹا کر ہنستا کھیلتا بستر بنانا ہے: امت شاہ

نئی دہلی، 15 اکتوبر (ہ س)۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جمعرات کو کہا کہ نکسل انتہا پسندی ختم ہونے کے باوجود پانچ دہائیوں تک جاری رہنے والے تشدد کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے متاثرین کی باز آبادکاری اور انہیں باعزت زندگی فراہم کرنا ضروری ہے۔ حکومت کا مقصد صرف نکسل انتہا پسندی کا خاتمہ کرنا نہیں، بلکہ اس کی ہر نشانی مٹا کر بستر کو دوبارہ ایک خوشحال اور ہنستا کھیلتا علاقہ بنانا بھی ہے۔ امت شاہ چھتیس گڑھ کے دنتے واڑہ میں 'سیوا سنکلپ ابھیان' کے تحت منعقدہ معذور افراد کے امدادی کیمپ کے دوسرے مرحلے سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے خطاب کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے عوامی زندگی میں سربراہ حکومت کے طور پر 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر ملک بھر میں یہ مہم چلائی جا رہی ہے۔ اس کے تحت نکسل تشدد میں معذور ہونے والے قبائلی افراد کو مصنوعی اعضا اور دیگر معاون آلات فراہم کیے جا رہے ہیں تاکہ وہ خود کفیل زندگی گزار سکیں۔ شاہ نے بتایا کہ 5 سے 7 اکتوبر کے درمیان جگدل پور میں منعقدہ کیمپ سے 3,600 سے زائد معذور افراد مستفید ہوئے، جن میں 1,570 سے زیادہ افراد بستر علاقے کے تھے۔ انہوں نے کہا کہ معذور افراد کو مصنوعی ہاتھ پاؤں، وہیل چیئر، ٹرائی سائیکل، سماعت کے آلات اور دیگر ضروری سامان فراہم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے چھتیس گڑھ حکومت اور امدادی مہم سے وابستہ اداروں کی کوششوں کی ستائش کی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ حکومت نکسل تشدد سے متاثرہ ہر شخص کی باز آبادکاری اور اسے سماج میں باعزت زندگی فراہم کرنے کے لیے پُرعزم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اب تک 8,526 نکسلائیٹ ہتھیار ڈال چکے ہیں۔ ان میں سے 7,500 افراد کے بینک کھاتے کھلوائے گئے، جبکہ 1,625 کو انعامی رقم اور 7,882 افراد کو ترغیبی رقم فراہم کی گئی۔ اس کے علاوہ 455 افراد کو روزگار دیا گیا، 129 افراد کو زمین الاٹ کی گئی اور 404 افراد کو پردھان منتری آواس یوجنا کے تحت مکانات فراہم کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ دو ہزار سے زائد قبائلی افراد کو ہنر مندی کی تربیت دی گئی، 6,700 نئے راشن کارڈ بنائے گئے اور 2,800 خاندانوں کو مفت بجلی فراہم کی گئی۔

خاتون صحافیوں کے خلاف جنسی تشدد کے الزامات کی جانچ کے لیے کمیٹی تشکیل دینے پر غور کرے گا سپریم کورٹ

نئی دہلی، 15 اکتوبر (ہ س)۔ سپریم کورٹ نے آج کہا کہ وہ دہلی میں حالیہ احتجاجی مظاہروں کے دوران خاتون صحافیوں کے خلاف جنسی تشدد کی شکایات کی جانچ کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دینے پر غور کرے گا۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے کہا کہ کمیٹی میں زیادہ تر یا تمام ارکان خواتین ہو سکتی ہیں۔ چیف جسٹس نے کہا، ''ہم بھی ابتدائی طور پر اس بات سے متفق ہیں کہ آپ کے معاملے سے متعلق کمیٹی میں زیادہ تر یا تمام خواتین ہونی چاہئیں۔ اس میں کسی سابق خاتون جج، سابق خاتون آئی پی ایس افسر، سابق خاتون سماجی کارکن یا اچھے ریکارڈ کی حامل کسی سماجی کارکن کو شامل کیا جا سکتا ہے۔'' عدالت نے یہ تبصرہ اس وقت کیا جب سینئر وکیل اندرا جے سنگھ نے 'نیٹ ورک آف ویمن ان میڈیا، انڈیا' (این ڈبلیو ایم آئی) کی جانب سے دائر عرضی میں یہ معاملہ اٹھایا۔ عرضی میں احتجاجی مظاہروں کی رپورٹنگ کرنے والے صحافیوں کے تحفظ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس میں مبینہ مار پیٹ، دھمکانے اور من مانے طریقے سے حراست میں لیے جانے کے خلاف تحفظ فراہم کرنے کی درخواست بھی شامل ہے۔ اندرا جے سنگھ نے کہا کہ احتجاجی مقامات پر رپورٹنگ کے دوران خاتون صحافیوں کو خاص طور پر غیر محفوظ حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

انہوں نے دلیل دی کہ جب خواتین صحافی احتجاجی مقام پر جاتی ہیں تو وہ ایک الگ زمرے میں آتی ہیں، کیونکہ انہیں نہ صرف اظہار رائے اور احتجاج کا حق حاصل ہے بلکہ انہیں اپنا پیشہ ورانہ کام کرنے کا بھی حق ہے۔ وہ وہاں اپنے اسی حق کا استعمال کرتے ہوئے صحافتی ذمہ داریاں ادا کرنے جاتی ہیں۔ جے سنگھ نے الزام لگایا کہ احتجاجی مظاہروں کے دوران خاص طور پر مرد پولیس اہلکاروں نے خاتون صحافیوں کو دھکے دیے اور ان کے ساتھ کھینچ تان کی۔ انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ خاتون پولیس اہلکاروں نے ایسا نہیں کیا، بلکہ انہوں نے بھی دھکے دیے۔ ان کے مطابق، یہ ہراسانی کے زمرے میں آتا ہے، لیکن جب یہی عمل کوئی مرد افسر کرتا ہے تو اسے جنسی ہراسانی قرار دیا جاتا ہے۔ جے سنگھ نے عدالت سے فوری حکم جاری کرنے کی درخواست کی، خاص طور پر خاتون صحافیوں کی شکایات کی جانچ کے لیے کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تشدد، بشمول جنسی تشدد، کا سامنا کرنے والوں کو معاوضہ دینے پر بھی غور کیا جانا چاہیے۔

انکیتا معاملہ: وی آئی پی کی شناخت عام کرنے کا مطالبہ، جانچ اور شواہد پر کانگریس کے سوالات

دہرادون، 15 اکتوبر (ہ س)۔ اتراکھنڈ کے انکیتا بھنڈاری قتل معاملے میں کانگریس نے مبینہ وی آئی پی کی شناخت عام کرنے اور معاملے کی تفتیش سے متعلق سوالات پر بی جے پی سے جواب طلب کیا ہے۔ ریاستی کانگریس صدر گنیش گوڈیال، سابق وزیر اعلیٰ ہریش راوت، پریتم سنگھ اور ہرک سنگھ راوت نے جمعرات کو کانگریس ہیڈکوارٹر راجیو بھون میں مشترکہ پریس کانفرنس کر کے انکیتا معاملے کی تفتیش، مبینہ شواہد اور ریزورٹ کو منہدم کرنے کے حالات پر سوالات اٹھائے۔ ریاستی کانگریس صدر گنیش گوڈیال نے معاملے میں مبینہ وی آئی پی کے کردار کے حوالے سے اٹھنے والے سوالات کا جواب دینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے پوچھا کہ متعلقہ ریزورٹ کو منہدم کرنے کا فیصلہ کس کے حکم پر کیا گیا اور کیا اس کارروائی سے معاملے سے متعلق شواہد متاثر ہوئے؟ گنیش گوڈیال نے الزام لگایا کہ تفتیش کے دوران اہم شواہد کو ضائع کیا گیا اور ایک بااثر شخص کو بچانے کی کوشش کی گئی۔ انہوں نے انکیتا اور اس کے دوست کے درمیان ہونے والی مبینہ گفتگو کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس میں انکیتا کی سلامتی کے تعلق سے تشویش اور ایک وی آئی پی کو خدمات فراہم کرنے کے دباؤ کا ذکر ہونے کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ کانگریس کے ریاستی صدر نے وزیر اعظم نریندر مودی سے سوال کیا کہ انہوں نے انکیتا معاملے پر عوامی سطح پر واضح ردعمل کیوں نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ معاملے کے قصورواروں کے خلاف کارروائی یقینی بنائی جانی چاہیے اور متاثرہ خاندان کو انصاف ملنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مبینہ وی آئی پی کی شناخت اور کردار، تفتیش کی سمت اور شواہد سے متعلق سوالات پر حکومت کو جواب دینا چاہیے۔ تاہم، وی آئی پی کے کردار، شواہد ضائع کیے جانے اور کسی بااثر شخص کو بچانے کے الزامات کی آزادانہ تصدیق ضروری ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ ہریش راوت نے کہا کہ انکیتا بھنڈاری کا معاملہ ریاست کی ثقافت، شناخت اور خواتین کے وقار سے جڑا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انکیتا کو انصاف دلانے کی ذمہ داری صرف اس کے والدین کی نہیں بلکہ پورے اتراکھنڈ کی ہے۔ انہوں نے معاملے میں سامنے آنے والے الزامات اور انکیتا پر مبینہ طور پر دباؤ ڈالے جانے کے حالات کی غیر جانب دارانہ تفتیش کا مطالبہ کیا۔ ہریش راوت نے مبینہ وی آئی پی کی شناخت اور کردار پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ انکیتا کے والدین مسلسل اس سلسلے میں جواب طلب کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ انکیتا کی مبینہ آخری گفتگو اور موت سے قبل سامنے آنے والے بیانات کو تفتیش میں شامل کیے جانے کے بارے میں صورت حال واضح کی جائے۔ مرکزی تحقیقاتی بیورو (سی بی آئی) کی تفتیش کا حوالہ دیتے ہوئے بھی انہوں نے کہا کہ مبینہ وی آئی پی کے کردار سے متعلق اٹھنے والے سوالات پر وضاحت دی جانی چاہیے۔

'سیاسی مخالفت' کی آڑ میں انتشار کو فروغ دے رہے ہیں راہل گاندھی: بی جے پی

نئی دہلی، 15 اکتوبر (ہ س)۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے آج کانگریس لیڈر راہل گاندھی پر الزام عائد کیا کہ وہ 'سیاسی مخالفت' کی آڑ میں ملک میں انتشار کا ماحول پیدا کرنے اور پورے نظام کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بی جے پی کے قومی ترجمان پردیپ بھنڈاری نے پارٹی کے مرکزی دفتر میں صحافیوں سے بات چیت کے دوران نیہا بورا اور پرشانت بھوشن کے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے راہل گاندھی کی سیاسی حکمت عملی پر سوال اٹھائے۔ بی جے پی ترجمان نے کانگریس کی موجودہ تحریک کو ہندوستان کے عوام اور جمہوری نظام بنام راہل گاندھی اور ان کے سیاسی ماحولیاتی نظام کی لڑائی قرار دیا اور الزام عائد کیا کہ کانگریس اور اس سے وابستہ سیاسی گروپوں کا مقصد جمہوری طریقے سے احتجاج کرنے کے بجائے ملک کے پورے حکومتی نظام کو غیر مستحکم کرنا ہے۔ بھنڈاری نے کہا کہ راہل گاندھی گزشتہ چند دنوں سے مسلسل 'پولیٹیکل ریزسٹنس' کی اصطلاح استعمال کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق، سیاسی مخالفت جمہوریت کا حصہ ہے، لیکن اس کی آڑ میں انتشار کو فروغ دینا قابل قبول نہیں ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ راہل گاندھی اور ان کے سیاسی حلقے کا مقصد ملک کے جمہوری نظام کو کمزور کرنا ہے۔ بی جے پی ترجمان نے نیہا بورا کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ راہل گاندھی نے انہیں اپنی 'پوسٹر گرل' کے طور پر پیش کیا تھا۔ بھنڈاری نے دعویٰ کیا کہ نیہا بورا نے ایک انٹرویو میں بنگلہ دیش میں ہونے والی تحریک سے متاثر ہونے اور ہندوستان میں بھی ویسی ہی صورت حال پیدا کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ اس بیان کی بنیاد پر انہوں نے راہل گاندھی سے سوال کیا کہ کیا وہ نیہا بورا کے خیالات سے اتفاق کرتے ہیں؟ بھنڈاری نے مطالبہ کیا کہ اگر راہل گاندھی ایسے خیالات کی حمایت نہیں کرتے تو انہیں عوامی طور پر اپنا موقف واضح کرنا چاہیے اور نیہا بورا کے بیان سے اختلاف ظاہر کرنا چاہیے۔ بھنڈاری نے بنگلہ دیش کے سیاسی حالات کا حوالہ دیتے ہوئے الزام لگایا کہ وہاں تحریک کے دوران جس طرح نظام میں تبدیلی کے مطالبات اٹھے، ویسی ہی صورت حال ہندوستان میں پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تاہم، ہندوستان میں ایسی کسی منظم سازش کے اپنے الزامات کی حمایت میں انہوں نے میڈیا سے گفتگو کے دوران کوئی آزادانہ ثبوت پیش نہیں کیا۔ بی جے پی ترجمان نے وکیل پرشانت بھوشن کی ایک سوشل میڈیا پوسٹ کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بھوشن نے اپنی پوسٹ میں انقلاب اور خون خرابے سے متعلق باتیں کہی تھیں اور اس کے تقریباً 24 گھنٹے بعد راہل گاندھی نے ان کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کی تھی۔ بھنڈاری نے ان دونوں واقعات کو جوڑتے ہوئے الزام عائد کیا کہ یہ سیاسی مخالفت کے نام پر انتشار کو جائز ٹھہرانے کی کوشش کا اشارہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری نظام میں اختلاف رائے اور احتجاج کا حق حاصل ہے، لیکن کسی بھی سیاسی سرگرمی کا مقصد تشدد یا بدامنی کو فروغ دینا نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے عوام نے مختلف انتخابات میں ووٹ دے کر اپنی سیاسی پسند کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے بیلٹ پیپر اور ای وی ایم کے ذریعے ہونے والے انتخابات کے علاوہ ضمنی انتخابات اور طلبہ یونین کے انتخابات کا بھی ذکر کیا۔ بھنڈاری نے دعویٰ کیا کہ عوام اور نوجوان طبقہ ایسی سیاست کو قبول نہیں کر رہے جو ملک کو انتشار کی طرف دھکیلتی ہو۔ ان کے مطابق، جمہوریت میں اقتدار حاصل کرنے کا راستہ عوام کی حمایت اور انتخابی عمل سے ہو کر گزرتا ہے۔ پردیپ بھنڈاری نے راہل گاندھی سے نیہا بورا کے مبینہ بیان پر فوری ردعمل دینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر راہل گاندھی کی سیاسی سوچ انتشار کو فروغ دینے والی نہیں ہے تو انہیں اس معاملے میں اپنا موقف واضح کرنا چاہیے۔

مہوا موئترا کو 24 گھنٹے کے اندر سوشل میڈیا پوسٹ ہٹانے کا عدالتی حکم، چیف سکریٹری کو 'ووٹ چور' کہنے کے معاملے میں انتباہ

کولکاتا، 15 اکتوبر (ہ س)۔ ترنمول کانگریس کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا کو کولکاتا کی علی پور عدالت سے بڑا جھٹکا لگا ہے۔ ریاست کے چیف سکریٹری اور سابق چیف الیکشن آفیسر (سی ای او) منوج اگروال کو سوشل میڈیا پر 'ووٹ چور' قرار دینے کے معاملے میں سخت موقف اختیار کرتے ہوئے عدالت نے رکن پارلیمنٹ کو 24 گھنٹے کے اندر اپنے متنازعہ پوسٹ ہٹانے کی ہدایت دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے مہوا موئترا کو چیف سکریٹری کے خلاف آئندہ کسی بھی قسم کا ہتک آمیز بیان دینے سے روک دیا ہے۔ جمعرات کو معاملے کی سماعت کرتے ہوئے عدالت نے واضح کیا کہ مہوا موئترا سوشل میڈیا پر منوج اگروال کے خلاف نہ تو کوئی نیا ہتک آمیز پوسٹ شیئر کر سکتی ہیں اور نہ ہی پرانے پوسٹ کو دوبارہ شائع کر سکتی ہیں۔ عدالت نے حکم دیا کہ 3 اور 6 اکتوبر کو کیے گئے پوسٹ عدالتی حکم کی نقل موصول ہونے کے 24 گھنٹے کے اندر لازماً ہٹا دیے جائیں۔ عدالت نے رکن پارلیمنٹ کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرتے ہوئے یہ بھی پوچھا ہے کہ ان کے بیانات پر عائد پابندی کو مستقل طور پر برقرار کیوں نہ رکھا جائے۔ عدالت نے اہم تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ عوامی مفاد کے معاملات اور سرکاری فیصلوں، مثلاً ووٹر لسٹوں میں ترمیم، پر تنقید کرنا قابل قبول ہے، لیکن تنقید کی آڑ میں کسی شخص کی ذاتی توہین کرنا یا اسے نشانہ بنانا درست نہیں ہے۔ عدالت نے پایا کہ مہوا موئترا اپنے سنگین الزامات کی حمایت میں کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کر سکیں۔ معاملے کی اگلی سماعت 5 جنوری کو ہوگی۔ واضح رہے کہ ریاست میں ووٹر لسٹوں کی خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کے عمل کو لے کر مہوا موئترا نے منوج اگروال پر سخت تنقید کی تھی۔ رکن پارلیمنٹ نے الزام لگایا تھا کہ لاکھوں اہل بنگالی ووٹروں کو ان کے حق رائے دہی سے غیر قانونی طور پر محروم کرنے کے ذمہ دار منوج اگروال ہیں۔

تہواروں کے موسم میں مہنگائی کی مار، چینی کی قیمتوں میں اچھال، دال اور تیل بھی مہنگے

بھاگلپور، 15 اکتوبر (ہ س)۔ تہواروں کا موسم شروع ہونے والا ہے، لیکن بڑھتی ہوئی مہنگائی نے عام لوگوں کی خوشیوں پر ایک بار پھر اثر ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ مٹھاس کے اس تہوار کے موسم میں چینی کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافے نے عام گھرانوں کا بجٹ بگاڑ دیا ہے، بلکہ لوگوں کے لیے تہواروں کی تیاریاں بھی مہنگی کر دی ہیں۔ چینی کے ساتھ دال، سرسوں کے تیل اور چنے کی قیمتوں میں بھی مسلسل اضافہ دیکھا جا رہا ہے، جس سے عام صارفین کی پریشانیاں بڑھ گئی ہیں۔ بھاگلپور کی تھوک منڈی اور خوردہ بازار میں قیمتوں کے درمیان بڑا فرق سامنے آ رہا ہے، جس کا براہ راست بوجھ عام لوگوں کی جیب پر پڑ رہا ہے۔ تھوک بازار میں چینی کی قیمت تقریباً 60 روپے فی کلو تک پہنچ گئی ہے، جبکہ خوردہ بازار میں یہی چینی 70 روپے فی کلو فروخت ہو رہی ہے۔ اس کے باعث مٹھائیاں اور تہواروں کے پکوان تیار کرنا مہنگا ہو گیا ہے۔ دوسری جانب تمام دالوں کی قیمتوں میں فی کلو 5 سے 6 روپے تک اضافہ ہوا ہے۔ سرسوں کے تیل اور چنے کی قیمتوں میں بھی تیزی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ بھاگلپور کی تھوک منڈی کے تاجر منیش کمار کا کہنا ہے کہ تہواروں کے دوران اشیا کی مانگ بڑھنا فطری ہے، لیکن اس بار تھوک بازار میں ہی سامان مہنگا مل رہا ہے۔ ساون کے مہینے میں بھی چینی کی قیمتیں بلند تھیں۔ اب تہواروں کے موسم میں سپلائی متاثر ہونے اور لاگت بڑھنے کے باعث چینی کی تھوک قیمت 60 روپے فی کلو تک پہنچ گئی ہے۔ جب تاجروں کو ہی سامان مہنگا ملے گا تو خوردہ بازار میں قیمتوں کا بڑھنا فطری ہے۔ ان کے مطابق دال اور سرسوں کے تیل کی قیمتوں میں بھی اضافے کے آثار ہیں، جس کی وجہ سے خریدار احتیاط کے ساتھ خرچ کر رہے ہیں۔ گھریلو خاتون سرسوتی پانڈے نے اپنی پریشانی بیان کرتے ہوئے کہا کہ مہنگائی نے گھر کا پورا بجٹ بگاڑ دیا ہے۔ تہواروں کے دوران مہمانوں کی آمد و رفت بڑھ جاتی ہے، لیکن اب چائے پانی سے لے کر روایتی مہمان نوازی تک ہر چیز پر زیادہ خرچ کرنا پڑ رہا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ صبح کی چائے میں بھی چینی کی مقدار کم کرنی پڑ رہی ہے۔ چینی، دال اور تیل جیسی بنیادی اشیا کی قیمتیں مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ پہلے ہی متوسط طبقے کے خاندانوں کے لیے گھر چلانا مشکل تھا، لیکن اب تہوار منانے کے لیے بھی ہر روپے کا حساب رکھنا پڑ رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ دیوالی اور چھٹھ جیسے بڑے تہواروں سے عین قبل اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں اضافے نے گھریلو بجٹ پر دباو؟ بڑھا دیا ہے۔

کلکتہ ہائی کورٹ کا ابھیشیک بنرجی کی عرضی پر فوری سماعت سے انکار، تفتیش سے متعلق معلومات میڈیا میں لیک ہونے کا معاملہ

کولکاتا، 15 اکتوبر (ہ س)۔ ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمان ابھیشیک بنرجی کو کلکتہ ہائی کورٹ سے بڑا جھٹکا لگا ہے۔ عدالت نے ان کے خلاف جاری تفتیش سے متعلق خفیہ معلومات میڈیا میں شائع کیے جانے کے خلاف دائر عرضی پر فوری سماعت کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ جمعرات کو ابھیشیک کے وکیل ایان بھٹاچاریہ نے عدالت کی توجہ اس معاملے کی جانب مبذول کراتے ہوئے جلد سماعت کی درخواست کی۔ ان کا کہنا تھا کہ عدالت نے اس معاملے کی سماعت کے لیے دسمبر کا وقت مقرر کیا ہے، لیکن اس دوران میڈیا میں تقریباً ہر روز ان کے موکل کے خلاف جاری تفتیش سے متعلق خبریں شائع کی جا رہی ہیں۔ وکیل نے درخواست کی کہ اگر فی الحال سماعت ممکن نہیں ہے تو معاملے کو تعطیلاتی بنچ (ویکیشن بنچ) کے سپرد کر دیا جائے۔ جسٹس بھٹاچاریہ نے ابھیشیک بنرجی کے وکیل کی اس درخواست کو یکسر مسترد کر دیا۔ جج نے سخت تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ تعطیلاتی بنچ کوئی 'ڈمپنگ گراؤنڈ' نہیں ہے، جہاں تمام زیر التوا مقدمات بھیج دیے جائیں۔ عدالت نے یاد دلایا کہ اس معاملے پر اس سے پہلے جسٹس کرشنا راؤ کی بنچ کے سامنے بھی سماعت ہو چکی ہے اور اس کے بعد یہ معاملہ ڈویژن بنچ سے ہوتا ہوا یہاں پہنچا ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ موجودہ حالات میں اس معاملے کی فوری سماعت کسی بھی صورت ممکن نہیں ہے۔ واضح رہے کہ ڈائمنڈ ہاربر کے رکن پارلیمان ابھیشیک بنرجی نے اپنی عرضی میں الزام لگایا ہے کہ تفتیش کے دوران ان سے پوچھے گئے سوالات اور ان کی ذاتی معلومات جان بوجھ کر میڈیا میں افشا کی جا رہی ہیں۔ حالیہ دنوں میں ابھیشیک کو مختلف الزامات کے سلسلے میں پولیس اور سی آئی ڈی کی تفتیش کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ تفتیشی ایجنسیوں نے انہیں کئی مرتبہ طلب کر کے گھنٹوں طویل پوچھ گچھ کی ہے۔ ابھیشیک کا دعویٰ ہے کہ پوچھ گچھ کے دوران تفتیش کاران سے جو سوالات کرتے ہیں، وہ بعد میں بیرونی افراد اور میڈیا تک پہنچ جاتے ہیں۔

شمال مشرقی مانسون کے باعث کئی ریاستوں میں موسلا دھار بارش کا امکان

نئی دہلی، 15 اکتوبر (ہ س)۔ شمال مشرقی مانسون کے باعث جنوبی جزیرہ نما ہندوستان کی کئی ریاستوں میں ایک بار پھر موسلا دھار بارش کا سلسلہ شروع ہونے کا امکان ہے۔ وہیں، ایک فعال مغربی ہواؤں کے سلسلے کے باعث دہلی، پنجاب، ہریانہ اور شمال مغربی ہندوستان میں تیز ہواؤں کے ساتھ بارش اور ژالہ باری کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ محکمہ موسمیات ہند (آئی ایم ڈی) کے مطابق، دہلی کے موسم میں تبدیلی آ رہی ہے۔ جمعہ کی صبح سے دوپہر تک ہلکی بارش ہو سکتی ہے۔ درجہ ؟ حرارت معمول سے کم رہنے کے باعث موسم میں خنکی محسوس ہوگی، جب کہ ہفتہ کو آسمان جزوی طور پر ابر آلود رہے گا، لیکن بارش کے امکانات کم ہو جائیں گے۔ ہواؤں کا رخ شمال مغرب کی جانب ہونے کے باعث زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31 سے 33 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کے مطابق، آج دارالحکومت میں ہلکی بارش ہوئی ہے، جس سے درجہ ؟ حرارت میں کمی کے ساتھ سردی کی ہلکی آہٹ محسوس ہونے لگی ہے۔ آئی ایم ڈی کے مطابق، شمالی پاکستان اور جموں کے اوپر بننے والے مغربی ہواؤں کے سلسلے اور ہریانہ کے آس پاس ہوا کے کم دباؤ کے گرد چکر لگانے والے نظام کے باعث شمال مغربی ہندوستان کے موسم میں بڑی تبدیلی آئی ہے۔ جموں و کشمیر، ہماچل پردیش، اتراکھنڈ، پنجاب، ہریانہ، چنڈی گڑھ، دہلی اور اتر پردیش کے مشرقی و مغربی علاقوں میں جمعہ کو تیز ہواؤں کے ساتھ بارش ہونے کا امکان ہے۔ جنوبی ہندوستان میں شمال مشرقی مانسون کے فعال ہونے سے 16 سے 20 اکتوبر کے درمیان جنوبی جزیرہ نما خطے میں موسلا دھار بارش متوقع ہے۔ جمعہ کو جنوبی اندرونی کرناٹک میں انتہائی شدید بارش کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ ساحلی آندھرا پردیش، رائلسیما، تلنگانہ، ساحلی کرناٹک اور لکشدیپ میں اگلے پانچ دنوں کے دوران 40 سے 60 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہواؤں کے ساتھ مسلسل بارش ہونے کا امکان ہے۔ وسطی ہندوستان کے مدھیہ پردیش کے مشرقی و مغربی علاقوں، چھتیس گڑھ اور مہاراشٹر کے ودربھ خطے میں 16 سے 20 اکتوبر کے درمیان کہیں کہیں ہلکی سے درمیانی بارش ہو سکتی ہے۔ ان علاقوں میں بھی بعض مقامات پر 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔

سوشل میڈیا کے دور میں طلبہ موبائل کے بجائے کتابوں کو زیادہ وقت دیں: سید حسین اختر

مہاراشٹر اردو اکادمی کے کارگزار صدر کی اپیل پر ریاست بھر میں 'یوم مطالعہ' کا اہتمام، آرسی ماہم ڈی ایل ایڈ کالج میں پروگرام کا کامیاب انعقاد

ممبئی: 15 / اکتوبر (نامہ نگار) آج بتاریخ 15 اکتوبر کو ہندوستان کے ممتاز سائنس داں اور سابق صدر جمہوریہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے یوم پیدائش کے موقع پر ریاست بھر میں یوم مطالعہ منایا گیا۔ اس مناسبت سے مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کے کارگزار صدر سید حسین اختر نے ریاست کے تمام تعلیمی اداروں سے اپیل کی تھی کہ وہ یوم مطالعہ کے تحت خصوصی پروگرام منعقد کریں اور طلبہ میں کتابوں سے محبت، مطالعے کا ذوق اور علمی و ادبی شعور بیدار کرنے کے لیے موثر اقدامات کریں۔ ان کی اس اپیل پر مہاراشٹر کے مختلف اسکولوں، کالجوں اور دینی مدارس میں یوم مطالعہ کے پروگرام منعقد کیے گئے، جن میں طلبہ کو مطالعے کی اہمیت سے روشناس کرایا گیا۔ اس سلسلے میں آرسی ماہم ڈی ایڈ ایل ایڈ کالج میں منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مہاراشٹر اردو اکادمی کے کارگزار صدر سید حسین اختر نے کہا کہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی زندگی علم، تحقیق، محنت اور مسلسل حصول علم کی ایک روشن مثال ہے۔ وہ نوجوانوں کو بڑے خواب دیکھنے، علم حاصل کرنے اور ملک کی ترقی میں اپنا موثر کردار ادا کرنے کی ترغیب دیتے رہے۔ ان کی زندگی اس حقیقت کا عملی ثبوت ہے کہ علم اور مطالعہ انسان کی فکر کو وسعت دیتے ہیں، اس کی صلاحیتوں کو نکھارتے ہیں اور کامیابی کے نئے راستے کھولتے ہیں۔ سید حسین اختر نے مزید کہا کہ یوم مطالعہ کا مقصد محض ایک دن کتابیں پڑھنے کی ترغیب دینا نہیں، بلکہ طلبہ میں ایسی مستقل عادت پیدا کرنا ہے جو ان کی پوری زندگی میں ان کے کام آئے۔ انہوں نے تعلیمی اداروں پر زور دیا کہ وہ مطالعے کی سرگرمیوں کو سال بھر جاری رکھیں، لائبریریوں کو فعال بنائیں اور طلبہ کو نصابی کتابوں کے ساتھ ساتھ علمی، ادبی اور معلوماتی کتابیں پڑھنے کی طرف راغب کریں۔ اس موقع پر مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کے ایگزیکیٹو آفیسر شعیب ہاشمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ موجودہ دور میں موبائل فون، سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل تفریح کے بڑھتے ہوئے رجحان کے باعث نئی نسل میں کتابوں کے مطالعے کی عادت کو فروغ دینا وقت کی اہم تعلیمی ضرورت ہے۔ طلبہ کو چاہیے کہ وہ موبائل فون پر غیر ضروری وقت صرف کرنے کے بجائے کتابوں، اخبارات اور علمی و ادبی مواد کے مطالعے کو ترجیح دیں۔ انہوں نے تعلیمی اداروں سے اپیل کی کہ وہ ہفتہ وار مطالعے کے اوقات مقرر کریں، طلبہ سے پڑھی گئی کتابوں پر تبصرے لکھوائیں اور اخبارات کے مطالعے کے ذریعے انہیں حالات حاضرہ سے باخبر رہنے کی ترغیب دیں، تاکہ کتاب دوستی کو ایک مضبوط تعلیمی و سماجی روایت بنایا جا سکے۔ آرسی ماہم ڈی ایڈ کالج میں منعقدہ پروگرام کو کامیاب بنانے میں وسیم شیخ سر اور کالج اور ہائی اسکول کے ذمہ داران نے اہم کردار ادا کیا۔ اس خصوصی موقع پر مہمانان خصوصی میں ڈاکٹر سید حسین اختر (چیئرمین مہاراشٹر راجیہ ساہتیہ اردو اکیڈمی)، ڈاکٹر سید شعیب ہاشمی (ایگزیکیٹو آفیسر مہاراشٹر راجیہ ساہتیہ اردو اکیڈمی)، رشیدہ قاضی میڈم (ماہم سوشل ورکر) غزالہ میڈم (آرسی ماہم بلڈنگ انچارج)، آرسی ماہم کے اساتذہ اکرام میں پرنسپل ڈاکٹر خالد احمد یونس سر، شہانہ شاہین سمیر مس، شیخ، نادرہ مصطفیٰ شیخ، وسیم سلیم شیخ، رفیق شاہ سر اور مومن منصفہ محمد اصغر، پرنسپل انصاری سمیہ پروین (انچارج، آرسی ماہم میونسپل سیکنڈری اردو سکول) وغیرہ موجود تھے۔

انکیتا بھنڈاری کو انصاف ملنے تک یہ تحریک نہیں رکے گی: ادے بھانو چب

نئی دہلی، 15 اکتوبر (ہ س)۔ انکیتا بھنڈاری کو انصاف دلانے کے مطالبے پر انڈین یوتھ کانگریس نے بدھ کی شب انڈیا گیٹ پر ستیہ گرہ کیا۔ انڈین یوتھ کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی سے انکیتا بھنڈاری کو انصاف دلانے کا مطالبہ کیا۔ انڈین یوتھ کانگریس کے قومی صدر ادے بھانو چب نے جمعرات کو جاری ایک بیان میں بتایا کہ یوتھ کانگریس اور کانگریس کے متعدد رہنما اور کارکن گزشتہ شب انڈیا گیٹ پر انکیتا بھنڈاری کے والدین کے ساتھ احتجاج میں شریک تھے۔ اس دوران جمعرات کی صبح کئی افراد کو حراست میں لیا گیا، تاہم تقریباً ایک گھنٹے بعد انہیں رہا بھی کر دیا گیا۔ ادے بھانو چب نے الزام لگایا کہ انکیتا بھنڈاری کے والدین گزشتہ چار برس سے انصاف کا مطالبہ کر رہے ہیں، لیکن حراست میں انہی کو لیا جا رہا ہے۔ انہوں نے دشینت گوتم کو گورنر مقرر کیے جانے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ انکیتا کے اہل خانہ کو انصاف دلانے کے بجائے ان کے والدین اور کانگریس رہنماؤں و کارکنوں کو حراست میں لیا جا رہا ہے۔ چب نے کہا کہ جن بسوں میں دشینت گوتم کو گرفتار کر کے لے جایا جانا چاہیے تھا، ان میں کانگریس کے نوجوانوں کو گرفتار کر کے لے جایا جا رہا ہے۔ انکیتا کے اہل خانہ کو بھی حراست میں لیا جا رہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ انکیتا بھنڈاری کو انصاف ملنے تک یہ تحریک جاری رہے گی۔ انہوں نے مرکزی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ انکیتا کے والدین گزشتہ چار سال سے انصاف کی فریاد کر رہے ہیں، جب کہ دشینت گوتم کو گورنر مقرر کر کے ترقی دی گئی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ انکیتا کو انصاف سے محروم رکھنے کے لیے آخر کب تک ذمہ دار افراد کو تحفظ فراہم کیا جاتا رہے گا۔ چب نے کہا کہ تنظیم انکیتا کو انصاف دلانے کی لڑائی جاری رکھے گی اور ان کے اہل خانہ کے ساتھ مل کر انصاف کی فراہمی کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی سے بھی انکیتا بھنڈاری کو انصاف دلانے کا مطالبہ کیا۔ یوتھ کانگریس کے قومی صدر ادے بھانو چب نے خبردار کیا کہ اگر دشینت گوتم کو گورنر کے عہدے سے برطرف نہیں کیا گیا تو انکیتا کو انصاف دلانے کے مطالبے پر ملک بھر میں تحریک چلائی جائے گی۔

صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے وجے واڑہ میں قومی سرس میلے کا افتتاح کیا

امراوتی، 15 اکتوبر (ہ س)۔ آندھرا پردیش کے دو روزہ دورے پر پہنچیں صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے جمعرات کو وجے واڑہ میں قومی سرس میلے کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد انہوں نے میلے میں لگائے گئے مختلف اسٹالوں کا معائنہ کیا۔ صدر جمہوریہ مرمو نے قدرتی مصنوعات، دست بافی اور دست کاری کے نمونوں کا بغور مشاہدہ کیا۔ انہوں نے دوارکا کی خواتین سے ان کی تیار کردہ مصنوعات کی خصوصیات کے بارے میں بھی دریافت کیا اور ان سے گفتگو کی۔ ریاست میں پہلی بار قومی سرس میلے کا انعقاد کیا گیا ہے۔ یہ میلہ 14 روز تک جاری رہے گا۔ دوارکا کی خواتین کی تیار کردہ مصنوعات کی نمائش کے لیے 650 اسٹال لگائے گئے ہیں۔ ریاستی حکومت 'سویم اے پی' برانڈ کے تحت ان مصنوعات کی مارکیٹنگ کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ جمعرات سے شروع ہونے والا یہ میلہ رواں ماہ کی 31 تاریخ تک جاری رہے گا۔ خواتین کی تیار کردہ مصنوعات کو قومی سطح پر شناخت اور پذیرائی دلانے کے مقصد سے سرس میلے کا بڑے پیمانے پر انعقاد کیا گیا ہے۔